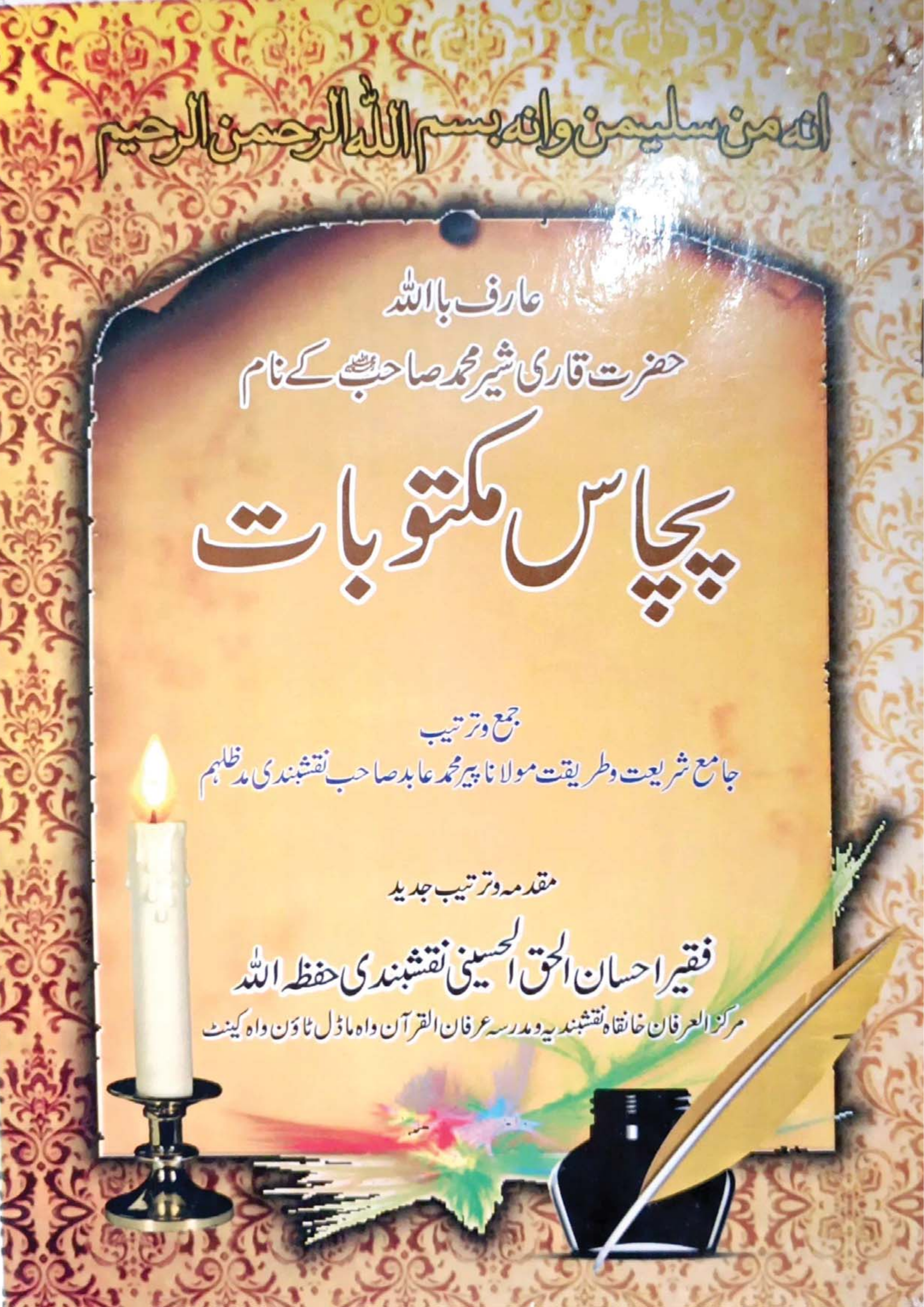


انہ من سلیمن وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
عارف باللہ
حضرت قاری شیر محمد صاحبؒ کے نام
پچاس مکتوبات
جمع وترتیب
جامع شریعت وطریقت مولانا پیر محمد عابد صاحب نقشبندی مدظلہم
مقدمہ وترتیب جدید
فقیر احسان الحق الحسینی نقشبندی حفظہ اللہ
مرکز العرفان خانقاہ نقشبندیہ ومدرسہ عرفان القرآن واہ ماڈل ٹاؤن واہ کینٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطب الارشاد، مرشد العلماء، امام المفسرین

حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی نور اللہ مرقدہ

کے اپنے خلیفۂ راشد

عارف باللہ حضرت قاری شیر محمد صاحب رحمہ اللہ

کے نام پچاس مکتوبات

جمع و ترتیب

جامع شریعت و طریقت مولانا محمد عابد صاحب نقشبندی مدظلہم

استاذ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان

مقدمہ و ترتیب جدید

فقیر احسان الحق الحسینی نقشبندی حفظہ اللہ

مرکز العرفان خانقاہ نقشبندیہ و مدرسہ عرفان القرآن واہ ماڈل ٹاؤن واہ کینٹ

مکان نمبر 1 لین نمبر 30 واہ ماڈل ٹاؤن فیز ا واہ کینٹ تحصیل ٹیکسلا ضلع راولپنڈی

موبائل نمبر: 0321-5102934/0332-5102934

جملہ حقوق محفوظ ہیں:

نام کتاب	:	مکتوبات بہلویؒ
جامع و مرتب	:	حضرت مولانا پیر محمد عابد صاحب مدظلہم
مقدمہ و ترتیب جدید	:	فقیر احسان الحق الحسینی نقشبندی مدظلہم
طباعت	:	۲۸ مئی ۲۰۱۶ء بمطابق ۲۱ شعبان ۱۴۳۷ھ
تعداد	:	۱۱۰۰
کمپوزنگ	:	حافظ محمد عثمان نقشبندی
ناشر	:	مرکز العرفان خانقاہ نقشبندیہ براہمہ واہ کینٹ

ملنے کا پتہ:۔

مکتبہ نور الھدیٰ (حسن ابدال مین بازار)

حافظ کتب خانہ (واہ ماڈل ٹاؤن، واہ کینٹ)

مکتبہ فاروقیہ (حسن ابدال ہزارہ روڈ)

نورانی کتب خانہ (میزان چوک کوئٹہ)

موبائل نمبر: 0321-5102934/0332-5102934

سوادِ تحریر حضرت بہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ۔ جو سائیں دل کو تڑپ پیش ہو یا

بے سکون و اطمینان جو دل کو آپکی مہربانی آپکی مہربانی

سالک بہر حال رضا بر قضائے یار سے ہو بس

ہمت عالی رکھیں اور نبی پاک و تبلیغ بکمال حسنِ سنت کرو

ضرور ضرور ضرور ضرور سب کو بعد سلام عرض دعا و دیگر

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

مورخہ 02-05-2016 کو بندہ اپنے بیٹے حافظ محمد فضیل الحسینی سلمہٗ اور برادر طریقت سید محمد عامر شاہ سلمہٗ کے ہمراہ ایک تبلیغی سفر پر ملتان گیا اپنے معمولات سفر سے فراغت کے بعد مشہور العالم دینی ادارہ جامعہ خیر المدارس ملتان حاضری ہوئی نماز ظہر دار القرآن کے ہال میں ادا کرنے کے بعد حسب ارادہ جامعہ خیر المدارس کے اُستاذ الحدیث، جلیل القدر اکابر بزرگوں کی نسبتوں کے امین حضرت مولانا پیر محمد عابد صاحب مد ظلہم سے شرف ملاقات حاصل ہوئی، یہ حضرت سے پہلی تفصیلی ملاقات تھی۔ بہت باوقار، با اخلاق شخصیت کے مالک انتہائی شفقت سے ملے، انکی سادگی، عاجزی اور تواضع غرض وہ تمام خصوصیات جو کسی بھی باکمال اور صاحب مقام شخصیت میں ہونی چاہییں وہ حضرت والا مد ظلہم میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ اپنے ساتھ گھر لے کر گئے اور بہت سادہ اور دلنشیں گفتگو فرمائی، حضرت عبد اللہ بہلوی رحمہ اللہ کی صحبت میں گزرے ہوئے احوال سناتے رہے، حضرت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے شیخ کا اتنا ادب فرماتے کے جب مسکین پور شریف کے موجودہ مسند نشین حضرت خواجہ پیر محمد شاہ صاحب مدظلہٗ انکے پاس پڑھنے کی غرض سے گئے تو اپنے شیخ کے ادب کی وجہ سے انکے سامنے دوزانوں ہو کر بیٹھ گئے جب کہ حضرت شاہ صاحب حضرت پیر قریشیؒ کے نواسے حضرت کلیم اللہ شاہ صاحبؒ کے صاحبزادے ہیں۔ دل تو چاہتا تھا کہ کچھ دن حضرت کی صحبت میں گزارے جائیں لیکن عدیم الفرصت ہونے کی

وجہ سے زیادہ وقت انکے پاس نہ گزار سکا۔ اُس مجلس کے دوران حاجی الحرمین حضرت خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری رحمہ اللہ کا کُرتا مبارک، شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ کا سویٹر اور مفکر اسلام مفتی محمود صاحب رحمہ اللہ کی جائے نماز اور حضرت عبداللہ بہلوی رحمہ اللہ کے آخری کرتا مبارک کی زیارت بھی کروائی۔

واپسی سے قبل حضرت والا نے میرے بیٹے سے فرمایا کہ سامنے الماری سے مکتوبات لے آؤ، ان میں سے دو نسخے مجھے حضرت والا نے ہدیتاً عنایت فرمائے۔ سفر سے واپس آکر میں نے ان مکتوبات کا مطالعہ کیا تو یوں محسوس ہوا کے ان پچاس مکتوبات میں شیخ التفسیر حضرت عبداللہ بہلوی رحمہ اللہ نے راہ سلوک و معرفت کے قیمتی موتی جمع کر دیئے ہوں، راہ سلوک سے تعلق رکھنے والے سالکین جو اپنے تزکیئے کیلئے کوشاں ہوں ان مکتوبات کو پڑھ کر اپنی بہت سی غلطیوں اور کم فہمیوں کی اصلاح کر سکتے ہیں اور حضرتؒ نے ان مکتوبات میں ایسی غلطیوں کو دور کیا ہے جو اس راہ کے مبتدیوں اور خام کار صوفیوں کو پیش آتی ہیں اور ان مغالطوں خود فریبیوں کو چاک کیا ہے، جن میں اچھے اچھے سالکین گرفتار نظر آتے ہیں۔ نیز شیخ سے ان آداب و شرائط کا ذکر کیا ہے جن کے بغیر طویل صحبت اور زیادہ سے زیادہ عقیدت کے باوجود نفع نہیں پہنچتا۔ پانچ، دس، دس سطور کے لکھے گئے ایک، ایک مکتوب کے ہر ہر لفظ سے معرفت وللٰہیت کا مینہ برستا ہے، راہ سلوک کے انتہائی چیدہ چیدہ سوالات کو بہت سادہ اور مختصر پیرائے میں اس وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ عالم ہو یا عام فہم شخص ان سے بھرپور فائدہ

اُٹھا سکتا ہے۔

باالخصوص آجکل تصوف وطریقت کو جس انداز سے صوفیاء کے ہاں بیان کیا جاتا ہے اور جن چیزوں کو مقصودی حیثیت دی جاتی ہے کہ شریعت اور طریقت میں فاصلہ نظر آنے لگتا ہے، کہیں پیر کو سب کچھ تصور کرلیا اور کسی نے تصوف کو باالکل ترک کردیا اور کچھ حضرات نے تصوف کو کشف وکرامات سے تعبیر کیا تو کئی حضرات نے بزرگوں کی نقل میں طریقت کو چند مخصوص اعمال کا پابند کردیا، اور جو لوگ کچھ کرنا چاہتے ہیں انہوں نے تصفیہ اور تزکیہ کو نہ سمجھا اور تصفیہ میں لگنے سے جو کشف وکرامات، کیفیات وانوارات حاصل ہوئے انہی کو مقصود سمجھ کر تزکیہ کو ترک کردیا جسکے سبب وہ راہ مستقیم گم کر بیٹھے اور نوری حجابات میں کھوکر خود کو کسی مقام پر تصور کرنے لگے اور دعویٰ جیسی مہلک بیماری کا شکار ہوئے جسے طریقت کے بزرگوں نے اس راستے کی موت سے تعبیر کیا، پھر اسی سبب سے اپنے شیخ پر بداعتمادی، دوسروں کو حقیر جاننا اور خودی میں گم ہوجانے جیسے مذموم امراضِ روحانیہ کا شکار ہوئے، ان تمام امراض کا ازالہ فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ جو سلسلہ تصوف کے امام گذرے ہیں فرماتے ہیں علمنا هذا مشيد,, باالكتاب والسنة ،، یعنی ہمارا یہ علم تصوف کتاب وسنت کی بنیادوں پر قائم ہے، ایک اور جگہ تصوف کے متعلق ان کا ارشاد ہے کہ ہدایت کے تمام راستے صرف اسی کیلئے کھلے ہیں، جو رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرتا ہے حضرت جنید بغدادیؒ کے بعد بھی بہت سارے صوفیاء نے اس بات پر زور دیا ہے کہ طریقت جو شریعت کے خلاف ہو گمراہی ہے اور شریعت جو طریقت سے خالی ہو وہ

بے کیف چیز ہے، لیکن احباب تصوف کی ان صاف تصریحات کے باوجود بے شک بعد میں ایسے صوفیاء بھی پیدا ہوئے جنہوں نے شریعت اور طریقت دونوں کی اہمیت جو زندگی میں تھی اسکو نظر انداز کر دیا اور انکے بتائے ہوئے افکار و اعمال کتاب و سنت کے جادۂ مستقیم سے ہٹ گئے اور اسوجہ سے انکا تصوف مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کیلئے انتشار کا باعث بن گیا۔

ان آخری صدیوں میں حضرت شیخ احمد سرہندی المعروف حضرت مجدد الف ثانیؒ واقعی وہ بزرگ ہیں جنہوں نے تصوف کو فکری اور عملی بے راہروی سے نکال کر راہ راست پر لانے کی کوشش کی ہے آپؒ نے پوری زندگی محنت کی کہ تصوف مشید باالکتاب والسنۃ پر آجائے۔ایک جگہ مکتوبات میں حضرت مجددؒ نے ایک مرید کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ روحوں سے ملاقات کو اہمیت نہ دو، اسلئے کہ یہ بزرگوں کے لطائف کی شکلیں ہوتی ہیں۔(جاہل صوفیاء روحوں سے ملاقات اور کشف وکرامات کو تصوف کا حاصل سمجھتے ہیں) دوسرے مکتوب میں حضرت مجددؒ لکھتے ہیں کہ میں کشف والہام کو جو کے دانے کے بدلہ خریدنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔آپؒ نے اور آپکی روحانی اولاد حضرت شاہ ولی اللہؒ نے اس کام کو آگے بڑھایا، حضرت شاہ ولی اللہؒ کے زمانے میں تصوف کے جو علوم تھے اور صوفیاء میں جو آداب واشتغال تھے شاہ ولی اللہؒ نے اس پر بحث وتنقید کی اور بتایا کہ کہاں تک تصوف کے ان علوم کی قرآن وسنت سے تائید ہوتی ہے اور کس حد تک صوفیاء کے مروّجہ آداب واشتغال کو صراط مسقیم پر رہتے ہوئے قبول کیا جاسکتا ہے؟

اور پھر قریب کے زمانہ تقریباً صدی دوصدی قبل کے صوفیاء میں حضرت خواجہ غریب نواز مولانا پیر فضل علی قریشی رحمہ اللہ مسکین پوری اور شیخ التفسیر مولانا حسین علی رحمہ اللہ اور انکے بعد انہی حضرات اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ،قطب الارشاد شیخ التفسیر حضرت مولانا عبداللہ بہلوی رحمہ اللہ نے تصوف کو تمام بدعات ورسومات جاہلیہ سے جدا بیان کیا اور موجودہ دور کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے جامع مکتوبات (مولانا محمد عابد صاحب) ایک جگہ تصوف کہ ایک باریک نقطہ تصفیہ اور تزکیہ پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تصفیہ سے کشف وکرامات اور انوارات وکیفیات کا انعکاس ہوتا ہے جس کا تعلق قلب سے ہے حالانکہ یہ حضرات اوصافِ حمیدہ کے حصول اور اخلاقِ رذیلہ کے ازالہ کی فکر سے غافل ہو جاتے ہیں۔ایسے احباب کو چاہیے کہ اپنے شیخ سے رابطہ میں رہیں تا کہ انکو مقصودی چیز حاصل ہو اور امراضِ مذکورہ سے بچنے کی صورت پیدا ہوتی رہے۔

بندہ عاجز کے پیرومرشد سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ بنوریہ شمسیہ کے عظیم المرتبت شیخ حضرت خواجہ پیر عبدالحیٔ نقشبندی گیروالی سید پوری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کشف وکرامات کا راستہ الگ ہے معرفت کا راستہ الگ ہے۔بعض حضرات کثرت ذکر و مراقبہ اور خلوت کی وجہ سے تصفیہ حاصل کر لیتے ہیں لیکن صحبت نہ ہونے کی وجہ سے تزکیہ سے محرومی ہوتی ہے۔صحبت کی برکت سے حقیقت شناسی آجاتی ہے، کشف وکرامات پیچھے بھاگنے لگتی ہیں۔

ان جاہل صوفیاء کی وجہ سے ایک طبقہ ہر وقت صوفیاء عظام کے ساتھ اس بات پر

اختلاف رکھتا ہے کہ صوفی لوگ شریعت سے نابلد ہوتے ہیں، فقط اذکار ومراقبات کرواتے ہیں، معلومات کیلئے عرض ہے کہ شریعت طریقت سے کوئی الگ چیز نہیں، شریعت ظاہر کو دیکھتی ہے اور تصوف باطن کو دیکھتی ہے۔ شریعت انسان کے ظاہری اعمال کو دیکھتی ہے مثلاً جس کا حکم تم کو دیا گیا ہے، اگر تم اسکو بجالائے ہو تو شریعت کو اس پر بحث نہیں کہ تمہارے دل کا کیا حال تھا، دل کے حال سے جو چیز بحث کرتی ہے اسکو تصوف کہتے ہیں۔

شریعت کے جتنے احکام ہیں ان میں یہی ہوتا ہے۔ جس طرح تم کو حکم دیا گیا تم اس طرح بجالائے ہو یا نہیں؟ لیکن تصوف یہ دیکھتا ہے کہ اس پر عمل کرنے سے تمہارے اندر خلوص، نیک نیتی اور سچی اطاعت کس قدر تھی، اس فرق کو آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے، جب کوئی ہم کو ملتا ہے تو ہم اس پر دو حیثیتوں سے نظر ڈالتے ہیں ایک نظر تو یہ ہوتی ہے کہ یہ شخص تندرست ہے یا نہیں اندھا لنگڑا، لولہ تو نہیں، خوبصورت ہے یا بدصورت، اچھے کپڑے پہنے ہوئے ہیں یا میلا کچیلا ہے۔ دوسری حیثیت یہ ہوتی ہے کہ اسکے اخلاق کیسے ہیں، اسکے عادات وخصائل کیسے ہیں۔ اسکی سمجھ بوجھ کیسی ہے عالم ہے یا جاہل ہے۔ نیک ہے یا بد ہے۔ اس میں پہلی صورت شریعت اور دوسری تصوف ہے۔

قارئین! ان مثالوں سے شریعت اور طریقت کا تعلق معلوم ہو گیا ہوگا مگر افسوس کے بعد کے زمانوں میں علم اور اخلاق کے زوال سے جہاں اور بہت سی خرابیاں پیدا ہوئیں وہاں تصوف کے پاک چشمے کو بھی گندا کر دیا گیا لوگوں نے طرح طرح کے غیر اسلامی فلسفے غیر قوموں سے سیکھے اور انکو اسلام کے نام پر تصوف میں شامل کر دیا عجیب عجیب

قسم کے غلط عقیدوں پر تصوف کا نام چسپاں کر دیا اس ہی قسم کے لوگوں نے خود کو رفتہ رفتہ شریعت کے احکام سے آزاد کر دیا اور کہا کہ تصوف کو شریعت سے کوئی واسطہ نہیں۔ شریعت اور ہے اور طریقت اور ہے کا نظریہ پیدا کیا گیا اور کہا گیا کہ صوفی کو قاعدہ وقانون سے کیا سروکار، اس قسم کی باتیں اکثر جاہل صوفیوں سے سننے میں آتی ہیں، یہ بالکل غلط ہے۔ اسلام میں کہیں ایسے تصوف کی گنجائش نہیں ہے جو شریعت کے خلاف ہو۔ کسی صوفی کو یہ اجازت نہیں ہے کہ وہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کی پابندی سے آزاد ہو جائے، کوئی صوفی ان قوانین کے خلاف عمل کا حق نہیں رکھتا جو معاشرت، اخلاق، معاملات اور حقوق وفرائض اور حدودِ حلال وحرام کے متعلق اور خدا اور رسول ﷺ کے احکامات سے تجاوز کر کے اور کوئی ایسا شخص جو رسول اللہ ﷺ کی پیروی نہ کرتا ہو آپ کے مقرر کئے ہوئے طریقہ کا پابند نہ ہو، وہ صوفی کہلوانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

تصوف در حقیقت اللہ رب العزت اور نبی اکرم ﷺ کے عشق ومحبت کا نام ہے اور عشق کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ پاک کے احکام اور نبی اکرم ﷺ کے طریقوں سے بال برابر بھی انحراف نہ کیا جائے۔ پس اسلامی تصوف شریعت سے کوئی الگ چیز نہیں بلکہ شریعت کے احکام کو انتہائی نیک نیتی کے ساتھ بجالانے اور اطاعت میں خدا کی محبت اور اس مولائے کریم کے خوف کی روح بھر دینے کا نام ہی تصوف ہے۔

اللہ تعالیٰ بہترین جزاء نصیب فرمائے، حضرت الشیخ مولانا پیر محمد عابد صاحب مدظلہم جنہوں نے اپنے سیدی مرشدی حضرت خواجہ عبداللہ بہلوی رحمہ اللہ کے حضرت قاری شیر محمد صاحبؒ کے نام مکتوبات شریف کو جمع فرمایا خود اس عاجز کو پڑھنے کے

بعد مجھے بھی اپنے بہت سے سوالات کا جواب حاصل ہوااور اللہ رب العزت نے یہ
بات دل میں ڈالی اور پھر شدت اختیار کر گئی جلد از جلد ان مکتوبات کو تیسری مرتبہ طبع
کروایا جائے اور طریقت کے ساتھیوں میں تقسیم کیا جائے۔تو حضرت مولانا
محمد عابد مد ظلھم کی اجازت سے ان مکتوبات کو سہ بارہ طبع کروایا جارہا ہے۔انشاء اللہ یہ
مکتوبات پڑھ کر دوستوں کو حوصلہ ہوگا اور جادۂ مستقیم پر قائم رہنے میں معاون ثابت
ہونگے۔

بعد از اں ۴ رمضان المبارک کو حرم مکہ مکرمہ میں حضرت شیخ مولانا عابد صاحب مد ظلھم
سے ملاقات ہوئی ان مکتوبات کا کمپوز شدہ مسودہ پیش کیا تو حضرت نے بعض جگہوں پر
اصلاح وترمیم فرمائی ۔خصوصی طور پر اس عاجز کیلئے حرم مکی میں دعا بھی فرمائی۔اللہ
پاک حضرت کا سایہ تادیر سالکین طریقت پر قائم فرمائے اور صحت عافیت نصیب
فرمائے۔وان هذا صراطی مستقیماً فاتبعوه

حضرت کے مکتوبات کو بغیر کسی کمی زیادتی اور ردوبدل کے حضرت ہی کے الفاظ میں طبع
کروانے کی کوشش کی جارہی ہے تاکہ حضرت کا مکمل فیض اخذ کیا جاسکے ۔
اللہ ہماری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبولیت عطا فرمائے ،امین

والله اعلم باالصواب

فقیر احسان الحق الحسینی نقشبندی عفی عنہ

مرکز العرفان خانقاہ نقشبندیہ براہمہ واہ کینٹ ۴ رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ بمطابق ۹ جون ۲۰۱۶ء بروز
جمعرات بمقام حرم مکہ مکرمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

افتتاحیہ

اللہ رب العزت نے ہماری کامیابی نبی کریم ﷺ کے اتباع میں رکھی ہے اور یہ اتباع اصلاحِ عقیدہ ،اصلاح اعمال،اصلاح اخلاق کے بغیر ناممکن ہے۔علماء کرام ہمیشہ امت کی رہنمائی اصلاح احوال کے سلسلے میں کرتے رہے ہیں۔حصولِ علم کیلئے مدارس اور حصولِ اخلاق اور تزکیہ کیلئے خانقاہوں کا قیام اسی مبارک سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔ ماضی قریب میں ہمارے اکابر علمائے دیوبند نے یہ خدمت خوب خوب سرانجام دی۔ سیدنا ومرشدنا حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ بہلوی نوراللہ مرقدہٗ کی ذات اطہر میں حق جل شانہٗ نے علم وعمل کے ساتھ تزکیہ اور اخلاص کی عجیب شانِ جامعیت رکھی تھی۔چنانچہ ایک عالم آپ سے فیض یاب ہوا۔آپکے خلفاء کرام میں حضرت قاری شیر محمد رحمہ اللہ ایک نرالی شان کے مالک تھے۔آپکے ذکر ومراقبہ کی نورانی تاثیر سے خلقِ خدا نے بڑا نفع اُٹھایا۔آپکا اپنے شیخ ومرشد سے جو تعلق تھا قارئین کرام وہ مکتوبات میں ملاحظہ کریں گے۔

فقیر نے حضرت مرشد نوراللہ مرقدہٗ کے مکتوبات کچھ عرصہ پہلے جمع کئے تھے۔الحمدللہ عام سالکین کے علاوہ سلسلہ بہلویہ کے خدام اس سے خوب مستفید ہوئے۔اب مکتوبات کی تیسری طباعت کے موقع پر محترم جناب مولانا احسان الحق الحسینی نقشبندی سلمہٗ کا خیال ہوا کہ حضرت کے مکتوبات کی اشاعت سالکین کیلئے بہت فائدہ مند ثابت ہوگی اور عام وخاص کو یکساں نفع ہوگا۔اس لئے مکتوبات کی دوبارہ اشاعت کی جارہی

ہے، دعا ہے اللہ تعالیٰ اسے نافع بنائیں اور قبول فرمائیں، آمین۔

مولانا محمد عابد ولد غلام قادر سیال مرحوم

یکے از خدام حضرت اقدس بہلوی نور اللہ مرقدہٗ استاذ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطب الارشاد امام المفسرین مرشد العلماء حضرت اقدس مولانا محمد عبد اللہ بہلوی نقشبندی قادری چشتی سہروردی نور اللہ مرقدہٗ۔

۱۳۱۳ھ تا ۱۳۹۸ھ سیدی وسندی مرشدی واستاذی حضرت اقدس مولانا محمد عبد اللہ صاحب بہلویؒ بن حضرت مولانا محمد مسلم صاحبؒ کی ولادت باسعادت یکم رمضان المبارک ۱۳۱۳ھ کو بستی بہلی شجاع آباد میں ہوئی، آپ ۱۳۳۳ھ میں دارالعلوم دیوبند (انڈیا) میں دورۂ حدیث کیلئے داخل ہوئے، ترمذی شریف کے ابتدائی اسباق حضرت اقدس مولانا محمود الحسن صاحبؒ (اسیر مالٹا) سے پڑھے پھر دورۂ حدیث ان حضرات سے پڑھا حضرت اقدس مولانا محمد انور شاہ صاحب کشمیریؒ، حضرت اقدس مولانا سید اصغر حسین صاحبؒ اور حضرت اقدس مولانا شبیر احمد عثمانی صاحبؒ۔ ۱۳۳۴ھ میں عارف باللہ حضرت اقدس مولانا محمد امیر صاحب دامانیؒ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے جو کہ حضرت اقدس مولانا خواجہ سراج الدین صاحبؒ موسیٰ زئی شریف والوں سے مجاز تھے جن کا سلسلہ حضرت اقدس شاہ غلام علی صاحبؒ کے توسط سے حضرت اقدس مجدد صاحبؒ تک پہنچتا ہے۔ آپکے حضرت ومرشد نے انگریز کے

خلاف جہاد کا فتویٰ دیا تو حکومت نے انہیں گرفتار کرلیا، حضرت بہلویؒ نے اپنے باطنی اضطراب کو دور کرنے کیلئے اپنے حضرت مرشدؒ کے پیر بھائی حضرت مولانا فضل علی شاہ صاحب رحمہ مسکین پوری کے پاس آمدورفت شروع کر دی اوران سے مجاز بیعت بھی ہوگئے، پھر جب کے آپکے مرشد حضرت اقدس مولانا امیر صاحبؒ دامانی رہائی ملی تو آپ انکی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بہت شفقت فرمائی اور جملہ سلاسل میں اجازت بخشی، تیسری ملاقات میں فرمایا: اگر کوئی عقدہ تصوف میں آجائے تو حضرت مولانا حسین علی صاحبؒ جو متفق علیہ اولیاء میں ہیں، عقدہ کشائی کیلئے جانا: مشیت الٰہی کہ آپ جب واپس آئے تو تھوڑا عرصہ بعد آپکے مرشد پاکؒ کا وصال ہوگیا، چنانچہ کچھ عرصہ بعد آپ اپنے مرشدؒ کے پیر بھائی حضرت مولانا حسین علی صاحب علی صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ترجمہ قرآن پاک بھی پڑھا، انہوں نے بہت توجہ فرمائی اور آپکو جملہ سلاسل میں اجازت بخشی۔ اگلے سال شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری صاحبؒ سے تفسیر پڑھی اور انکی معیت میں حضرت اقدس امروٹیؒ کی خدمت میں حاضری دی، پھر تو آپ دونوں بزرگوں کے منظور نظر بن گئے۔ آپ نے اپنے حالات میں یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ ,,اور فیض صحبت چشت اہل بہشت کی حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ تھانہ بھون سے بیس، پچیس سال تک آمدورفت خطوط نویسی وعرض پردازی سے ہے، انتھیٰ۔ اسی لئے آپ کی زندگی پر اس تعلق کے گہرے نقوش تھے، اس طرح آپ ذات اطہر میں سلاسلِ مجددیہ اور سلاسل امدادیہ کے فیضان کی عجیب شانِ جامعیت پیدا ہوگئی تھی، آپ ایک متبحر عالم ربانی جلیل

القدر محدث اور عظیم المرتبت مفسر تھے آپ نے اپنی ساری زندگی درس وتدریس، ارشاد وتبلیغ میں گذاری، سینکڑوں علماء نے آپ سے سند حدیث حاصل کی، ہزاروں علماء کرام آپ کے درس تفسیر سے مستفید ہوئے، اس مقصد کیلئے آپ نے شجاع آباد (ضلع ملتان) میں مدرسہ اشرف العلوم کی بنیاد رکھی جو ماشاء اللہ جاری وساری ہے۔ وقت کے تمام حضرات اکابر آپکو محبت وعقیدت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ چنانچہ راقم الحروف اپنے مدینہ منورہ کے پانچ سالہ قیام کے دوران جب حضرت بہلویؒ کے وصال کے بعد یتیم ہوا اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ سے تعلق قائم کیا تو آپ نے حضرت بہلویؒ کی نسبت سے بھی بہت شفقت فرمائی اور اپنا قرب بخشا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

حضرت بہلویؒ طریقت وتصوف کے امام تھے، ہزاروں سالکانِ طریقت آپکے فیضِ صحبت سے فیض یاب ہوئے، عرب وعجم میں آپکے تقریباً ۳۰ خلفاء کرام ہیں جن میں صاحبزادگان حضرت مولانا عبدالحئی صاحب اور حضرت مولانا عزیز احمد صاحب بھی ہیں۔ آپکے شاگردوں اور مریدوں کے ذریعے آپکا علمی وروحانی فیض الحمدللہ پورے عالم میں پھیل رہا ہے۔ آپ اپنے متعلقین کو دور حاضر کے اہل بدعت کے غلو و افراط اور اہلِ اعتزال کی تفریط دونوں سے بچنے اور اپنے اکابر علماء دیوبند کے مسلک اعتدال پر کاربند رہنے کی تلقین فرماتے تھے، تصوف اور طریقت اور سیرت طیبہ میں اور اہل بدعت کے رد میں آپ نے تقریباً چالیس رسائل تصنیف فرمائے۔ فنِ حدیث میں ایک نہایت مفید کتاب ,, مستدلات الفقہ الحنفیہ ،، تالیف فرمائی جو عالم

عرب میں ,,ادلۃ الحنفیہ،، کے نام سے چھپی اور مقبول ہوئی۔قرآن کریم کی مکمل تفسیر لکھی، آپؒ نے دس بار حرمین شریف کے سفر کی سعادت حاصل کی۔ بائیس محرم الحرام ۱۳۹۸ھ کو وصال ہوا، قبر مبارک مدرسہ اشرف العلوم شجاع آباد میں ہے۔

رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃً

از محمد عابد یکے از خدام حضرت اقدس بہلویؒ واستاذ الحدیث

جامعہ خیر المدارس ملتان پاکستان



بنام حضرت قاری شیر محمد صاحب (رحمہ اللہ)

مکتوب نمبرا

السلام علیکم ! محبت نامہ ملا، حال معلوم ہوا۔ عیوب نفسی کی تقریر بعد مغرب والی آپکو گراں نظر آئی۔ بھائی تصفیہ نعمت ہے استغراق، انوار، سکر وصحو وغیرہ یہ نعمتیں ہیں۔ مگر مقاصد اعلیٰ اور ہیں، وہ تزکیہ ہے۔ جسکو قرآن مجید ویزکیھم اور قد افلح من تزکی سے تعبیر فرماتا ہے۔ جسکو فرض منصبی رسالت کے ارکان میں سے ایک رکن قرار دیا ہے۔ اسی کے متعلق بندہ کی اکثر تقریر، ترغیب، ترہیب، تمہید ہوا کرتی ہے، جس سے انسان بینا اور صاحب بصیرت ہوا کرتا ہے، سعی کرتا ہے ، جدوجہد کرتا ہے۔ عجب اور کبر سے بری ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ خودی (عجب) دور ہوتی ہے ، دوئی سے بھاگتا ہے، توکل آتا ہے، تفویض پر کامیاب ہوتا ہے، شکر کی حقیقت سے آگاہ ہوتا ہے، غفلت، غرور، ضلال (گمراہی) دور کرتا ہے، باہمت ہوتا ہے، مراقبات کی حقیقت سے واقف ہوتا ہے، مصداق مراقبات کو حاصل کرتا ہے، مقامات، منازل، معارج سے روشناس ہوتا ہے۔ علاجات امراض کی تشخیص آتی ہے۔ وغیرہ ذٰلک۔ ایسی چیزوں کو دانشمند سالک وعارف تلاش کرتے ہیں۔ کلمة الحكمة ضالة المؤمن (دانشمندی کی بات مومن کی گم شدہ چیز ہے) آپ اس کو سخت سمجھیں یا نرم احباب کو سلام عرض ودعا۔ جوابی لفافہ ساتھ ہونا چاہیے۔ والسلام

عبداللہ عفی عنہ　　۱۸ صفر ۱۳۷۷ھ



مکتوب نمبر۲

السلام علیکم ! قبل ازیں جواب محبت نامہ کاتحریر کر چکا ہوں۔ بھائی تصفیہ آسان ہے۔ چلہ کشی، خلوت، ترک کلام وکثرت ذکر سے ہوجاتا ہے۔ مگر تزکیہ اعلیٰ، اکمل، افضل اور برتر ہے۔ ہرکس کو نہیں دیتے اور نہ ہرکس تزکیہ کرا سکتا ہے۔

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

گر بہ ہر زخمے تو پر کینہ شوی پس کجا بے صیقل آئینہ شوی

جب اپنے عیوب، اغلاط وامراض سننے کی طاقت وتحمل نہیں تو ان کے دفع کرنے کا کب حوصلہ ہوگا۔ شیرینی ہرکس چاہتا ہے مگر تلخ دوا پینا دشوار ہے۔ قرب مرشد اور بعد میں ہزار ہا فرق ہے۔ آنکھ بچہ میں نور اور کان میں سننا، زبان میں گفتار اور دماغ میں عقل وقوت اور بدن میں صحت اگرچہ اللہ تعالیٰ دیتا ہے مگر واسطہ ماں کا دودھ ہے۔ اسی طور کمالات وتزکیہ اور عیوب بینی وتحصیل اخلاقِ حمیدہ عطا اللہ تعالیٰ کی ہے۔ مگر واسطہ شیخ ومرشد ہے اور اتباع سنت اور ترک بدعت ہے۔ جتنی شیخ سے محبت زائد، اُسی قدر فیض زائد، اگرچہ دور ہووے۔ اور جس قدر محبت کم اسی قدر فیض کم اگرچہ نزدیک ہووے۔ (صحبت) مرشد مثل مقناطیس روحانی کے ہے کہ اس سے سب میل کچیل بھی دور ہوتی ہے اور روحانیت کی کشش سے رغبت عبادت وطاعت (کی پیدا ہوتی ہے اور) دفع (غفلت و) کسل بھی ہوتا ہے۔ خطوط لکھا کریں اور جواب کو چند بار بڑے تأمل (وغور) سے پڑھ کر عمل کیا کریں۔ ذکر کی محویت اور رونا آنا اور بازار میں بھی ذکر وفکر رہنا مبارک درجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ترقی عطا فرماویں، آمین۔ مراقبہ جماعتی کیا کریں۔

احباب کو سلام۔ والسلام۔

عبداللہ عفی عنہ، از بہلی ۲۶ صفر ۱۳۷۷ھ



مکتوب نمبر ۳

مکرم عزیز سلامت باشند۔السلام علیکم! محبت نامہ ملا، حال معلوم ہوا۔محبت شیخ و مرشد سعادت کی کلید ہے۔اسی طور سے فرمایا ہے حضرت مجدد الف ثانیؒ نے۔ ہمارا کام زیادہ تزکیہ کا ہے ،تصفیہ کا کم ہے،اسی لئے ہم سے محبت کم ہوتی ہے۔ہاں جسکو تزکیہ کا شان ملحوظ ہے اسکو محبت غالب ہو جاتی ہے۔نیز سچ پوچھو تو بندہ اس لائق بھی نہیں۔امراض (محض) کثرت ذکر سے مستور ہو جاتی ہیں، پھر وقت پر ظاہر ہو جاتی ہیں (اور یہ حقیقت بھی سمجھ لینی چاہیے کہ) تزکیہ اصل ہے اور تصفیہ (بھی) گو نعمت ہے مگر (تزکیہ) سے تو ہزار درجہ کم ہے۔آپ ہمت کریں۔اپنا کام، ذکر، مراقبہ، تبلیغ، تلقین، مراقبہ جماعتی، احباب کو بلا کر یا جا کر ضرور کریں اور جو کچھ ریا و نمود کے خیالات آویں ان پر استغفار کریں اور کام نہ چھوڑیں۔ریاء ایک دن اخلاص ہو جاوے گا، انشاء اللہ۔اور خط ایک صفحہ کا جلدی جلدی لکھا کریں۔اپنے کان اپنے دل پر رکھیں۔جنگل پہاڑ میں نکل جانا رہبانیت ہے، یہ اسلام میں پسندیدہ نہیں۔اسلام میں (تو پسندیدہ یہ ہے کہ) مجلس میں یکتائی اور جلوت میں خلوت ہووے۔

والسلام عبداللہ عفی عنہ

فائد مکتوب نمبر ,,۳،،از مرتب

مکتوبات میں تزکیہ اور تصفیہ دو اصطلاحیں گزری ہیں۔واضح ہو کہ تزکیہ کا تعلق نفس سے ہے جو اصل کے اعتبار سے ,,امارۃ بالسوء،، ہے، یعنی برائی کا خوگر اور اسی کا حکم کرنے والا ہے اور تمام رذائل جن کی اصل ,,حب دنیا،، ہے اس سے ملوث ہے اتباع سنت

نیز شیخ و مرشد کی محبت وصحبت اور مجاہدات کی برکت سے رفتہ رفتہ اسکا تزکیہ ہوتا ہے۔ پہلے امارہ سے لوامہ اور پھر مطمئنہ بن جاتا ہے۔ مطمئنہ کا مطلب جسکو اللہ پاک کے احکام میں اطمینان حاصل ہو۔ تزکیہ نفس سے قلب بھی منور ہوتا ہے۔ خانقاہ کا اصل موضوع تزکیہ نفس ہے۔ تصفیہ کا اصل تعلق قلب سے ہے، جس میں گناہ کی وجہ سے آلودگی آجاتی ہے۔ پھر توبہ واستغفار اور محبت شیخ وذکر سے انوارات اور کیفیات کا انعکاس ہوتا ہے۔ بعض لوگ ان کیفیات کو اصل سمجھ کر اوصافِ حمیدہ کے حصول اور اخلاقِ رذیلہ کے ازالہ کے فکر سے غافل ہوجاتے ہیں۔ سیدنا و مرشدنا حضرت اقدس بہلویؒ شریعت کے ساتھ تصوف وطریقت کے بھی امام تھے۔ اسی لئے آپکی تحریرات اور اقوال محققانہ ہوتے تھے۔ مکتوباتِ بالا میں آپ نے اس اہم اور دقیق امر کو نکھارا ہے اور تزکیہ نفس کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ واضح ہو کہ بسا اوقات تزکیہ وتصفیہ میں سے ایک کا دوسرے پر بھی اطلاق مجازاً کیا جاتا ہے۔ فافھم وتبصر

(۲) واضح ہو کہ حضرات مشائخ کاملین کثرت ذکر کے ساتھ محاسبہ ومجاہدہ نفس کا اہتمام بھی کراتے ہیں تاکہ رذائل کی جڑ کٹ جائے۔ ورنہ تو پھر وہی ہوتا ہے جو مکتوب بالا میں مذکور ہے کہ امراض وقت پر ظاہر ہوجاتی ہیں، اسی لئے مجاہدۂ نفس کا اہتمام سالک کیلئے انتہائی ضروری ہے۔



مکتوب نمبر ۴

حال:........ ,,حضرت! جس وقت آپ زبان مبارک سے سبق تلقین فرماتے ہیں، دل ودماغ میں پیوست ہوجاتا ہے۔دن رات اسی سبق پر خیال رہتا ہے۔رات کو نیند نہیں آتی، بہت کم آتی ہے، لیکن نوافل پڑھنے کی توفیق نہیں ہوتی۔مگر نیند نہ آنے سے جو دماغ میں کوفت ہوتی ہے وہ نہیں۔احسانات پر نظر رہتی ہے، عجیب کیفیت ہوتی ہے۔(کبھی کبھی بے خود ہوکر) چلتے چلتے مٹی اور گردوغبار پر سجدہ کرتا ہوں۔لیکن اتنا ضرور خیال ہوتا ہے کہ کوئی دیکھ نہ لے، ریاء نہ ہوجائے، سجدہ کے بعد کچھ تسکین ہوجاتی ہے۔بے ساختہ ایسے الفاظ نکلتے ہیں، میرے پیارے، میرے محبوب! قربان ہوجاؤں۔پھر خیال آتا ہے کہ میری کیا چیز ہے جو قربان کروں۔پھر اپنی کوتاہیوں پر نظر جاتی ہے تو ڈر اور خوف پیدا ہوتا ہے۔

ارشاد:

بھائی مکرم سلامت باشد، السلام علیکم

عاشقاں را نصیب از معشوق جز خرابی وجاں گدازی نیست

بگریستین، بگریستن، خندیدن، حیران شدن ومنتظر شدن، عاشقوں کا کام ہے۔اپنے خط کے لفظوں پر جن پر لکیر کھینچ دی گئی ہے سوچیں کے رحمت اور نعمت کے کیا ہی عجیب حالات ہیں۔یہ وہ انوار ہیں جو کسی کو نصیب ہوتے ہیں۔اگر عیوب بینی بھی ساتھ مل جاوے اور عیوب بینی کے وقت اپنے ہوش وحواس (کے تمام حالات مثلاً) کاروبار، گفتار، آمدورفت میں اپنے (احوال وکیفیات) پر سے نظر اُٹھ جاوے

(تو پھر یہ) کیا ہی عجب ہے۔

ہر کہ او بر عیب خود بینا شود　　روح او را قوتے پیدا شود

پڑی اپنے گناہوں پر جب سے نظر تو نگاہ میں کوئی برا نہ رہا

اسی کا نام تزکیہ ہے، خوب سمجھ لے، اپنی اغلاط پر نظر، پھر اسکی تشخیص، پھر اسکا علاج (جیسے مرشد فرمائیں، کرے) پھر شفا، اسی کا نام سلوک ہے۔

عبداللہ عفی عنہ　　یکم ربیع الاول ۱۳۷۷ھ



مکتوب نمبر ۵

السلام علیکم!

خیریت طرفین مطلوب ہے۔ مبارک خط آپکا ملا۔ بیعتِ مرشد، مراقبہ، محبت مرشد وفنافی الشیخ وغیرہ سب اسلئے ہوتے ہیں کہ توحید میں قدم راسخ ہووے۔ الحمدللہ کہ محبت شیخ وتصور شیخ سب کے سب ذریعہ بننے لگے ہیں محبت مولیٰ کیلئے۔ شکر کریں اور صدہا شکر کریں۔ بہرحال شیخ کے انفاس طیبات وتوجہات ودعا کی ہر وقت ضرورت رہے گی۔ بندہ کو بخار آرہا ہے، دعا کریں۔

والسلام عبداللہ عفی عنہ



مکتوب نمبر ٦

السلام علیکم!

کارڈ جوابی میں تحریر کر چکا ہوں کہ اصل مقصد سلوک (کا یہ ہے کہ) رب تعالیٰ کی محبت صحیحہ، دائمہ، کاملہ نصیب ہو جاوے۔ مرشد کی بیعت، مراقبہ، ذکر سب اسکا وسیلہ و سبب ہیں۔ آپ کو اب اللہ تعالیٰ کی محبت غالب نصیب ہونے لگی ہے۔ خدا کرے کہ غالب، کامل و دائم ہو جاوے۔ اور ہمیں بھی نصیب فرماوے، آمین (آپ اس نعمت کے حاصل ہونے پر) شکر کریں، شکر کریں، شکر کریں۔ اس سے دوئی مٹنے لگی ہے۔ اسلمت لرب العلمین اور والذین امنوا اشد حبا للہ کا پرتو پڑے گا۔ پھر مرشد سے محبت اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہو جاوے گی۔ بلکہ حضور پر نور ﷺ و شریعت مطہرہ سے (محبت بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ہو گی) اور پھر مخلوق سے محبت یا عداوت بھی اللہ تعالیٰ کیلئے ہو گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ رب تعالیٰ اپنی حقیقی حمد و ثنا خود فرماوے یا پھر اسکا حبیب ﷺ، ہم لوگ کیا کر سکیں۔ والسلام۔

عبداللہ عفی عنہ



مکتوب نمبر ۷

حال:

حضرت ذکر و عبادت میں لذت نہیں آتی۔ حصول معاش کا فکر اسلئے دامن گیر رہتا ہے کہ بیوی بچوں کے بھی آخر حقوق ہیں، علاج تجویز فرمائیں۔ نیز میرے لئے کون سی کتاب کا مطالعہ مفید رہے گا۔

ارشاد:

السلام علیکم! محبت نامہ آیا۔ حال معلوم ہوا۔ لذت آوے یا نہ آوے، ہمت کریں۔ خود ذکر میں کوشش کریں اور کرائیں۔ عبادت غلامی کا نام ہے۔ لذت کا ہونا اس میں ضروری نہیں۔ اسی طرح ذکر کے حال کو سمجھ لو۔ ہر کس اپنے پرائے کو رب تعالیٰ کی محبت و ذکر کی تبلیغ کرو۔ اس میں وقت دو۔ معاش کو رب تعالیٰ کے حوالے کر دو۔ کتب مطالعہ کیلئے اپنی مرشد کی کافی ہیں اور (کتب) حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی اور (مطالعہ) مکتوبات امام ربانی (حضرت مجدد الف ثانی) رحمہ اللہ کا بس (آپ کیلئے کافی ہے) احباب کو سلام عرض کر دیں۔ والسلام۔

عبداللہ عفی عنہ



مکتوب نمبر ۸

مکرم عزیز سلامت باشد   السلام علیکم!

بے شک درست ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی موت وحیات اور نفع وضرر کا مالک نہیں ہے۔ جب کسی کو اللہ تعالیٰ نفع ونقصان دینا چاہتا ہے تو (مخلوق میں سے) کسی کے ہاتھوں دلاتا ہے۔ ظاہر میں یہ وہ (سبب) فائدہ ونقصان دے رہا ہے اور حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی ہے بس...... بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو کچھ نہ کچھ (اختیار اور) طاقت بخشی ہے جس سے وہ اپنا نفع ونقصان اور طاعت ومعصیت کرتے ہیں اور جزا وسزا کے مستحق ہوتے ہیں۔ پھر بعض کام وہ ہیں جن کا انسان کو اختیار ہے، جیسے لوہار، مستری، درزی وغیرہ کو ہے اور بعض وہ جن کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے، جیسے بچہ دینا، شفا بخشنا، مارنا، جلانا، عزت وذلت بخشنا، پیدا کرنا وغیرہ۔ یہ سب کام مافوق الاسباب ہیں اور ان میں انسان غیر مختار ہے اور ماتحت الاسباب میں انسان کسی قدر مختار ہے۔ اللہ تعالیٰ مافوق الاسباب میں فرماتا ہے کہ کسی کے اختیار میں نہیں۔ اور ماتحت الاسباب میں فرماتا ہے ,,تعاونوا علی البر والتقوی،، ایک دوسرے کی اچھے کام میں مدد کرو اور برے میں نہ کرو۔ اور انبیاء علیہم السلام اولیاء کرام کو تکالیف دینا جرم کی سزا نہیں (بلکہ درجات بلند کرنے کیلئے ہے) اور ہم جیسوں کو سبق ہمت کی بلندی کا دینا ہوتا ہے۔ جب تشریف لاؤ گے تو تفصیل سے سمجھا دوں گا۔ احباب کو بعد سلام عرض دعا۔ والسلام۔

عبداللہ عفی عنہ



مکتوب نمبر۹

حال:

الحمدللہ گھر میں خیریت ہے، جناب کی خیریت معلوم ہونے سے ازحد خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپکو ہمارے سروں پر قائم ودائم رکھے، آمین۔ حضرت میرے لئے ایمان کامل اور محبت شدید کی دعا کریں۔ فقیری نہ کسی نے دینی ہے نہ اب ملنے کی اُمید ہے۔ اب تھک گیا ہوں۔

ارشاد:

مکرم قاری صاحب سلامت باشد السلام علیکم!

آپ نے غلطی سے فقیری کا مطلب سمجھا نہیں۔ فقیری ,,فنافی اللہ،، کا یا ,,بقاباللہ،، کا نام ہے۔ کیا اسکے آثار آپ پر نمودار نہیں ہیں۔ نعمت شکریہ سے زیادہ ہوا کرتی ہے، یہ تو ناشکری ہے۔ خبردار باش.... بال بچوں اور احباب کو سلام وتاکید ذکر۔ جو حکم آپ پر ذکر و مراقبہ کا کیا ہے، پورا کرو، تمہیں غیر سے کیا ہے۔ والسلام

عبداللہ عفی عنہ



مکتوب نمبر ۱۰

السلام علیکم!

الحمدللہ تعالیٰ کہ بات سمجھ میں آ گئی۔ بھائی اصلاح قلب کیلئے مدت درکار ہے۔ اصلاح آپ لوگوں نے ,,واہ واہ،،ہاہو،،شہرت،ناموری وغیرہ میں سمجھی ہے۔ہائے افسوس...... (حالانکہ اسکی حقیقت میں تو) خودی (عجب) کادفعیہ اپنے حالات (ومواجید کے مشہور ہونے کی خواہش) کی نفی ومع ہذا (یعنی اسکے ساتھ) رب تعالیٰ کاشکر یہ کہ نیک کام کرا رہا ہے،ہر نعمت دینی ودنیاوی (خواہ) چھوٹی سے چھوٹی ہومگر شان والی نظر آوے،اپنے کو حقیقتاً ناقص سمجھے۔ریا،خودی ،عجب،کبر،گم یا کم ہوجاویں۔اخلاص آجاوے وغیرہ ذالک۔

تو در وگم شو وصال ایں است وبس　　تو مباش اصلاً کمال ایں است وبس

,,گم شو،،اور ,,مباش،،کا مطلب یہ نہیں کہ بے ہوش ہوجاوے، بلکہ اسکا ارادہ ،ارادہ محبوب میں گم ہوجاوے۔احباب کو بعد سلام عرض دعا وتاکید ذکر ومراقبہ جماعتی۔

والسلام

عبداللہ عفی عنہ　　۲۲ ذیقعدہ ۱۳۷۸ھ

مکتوب نمبر ۱۱

السلام علیکم! محبت نامہ ملا، حال معلوم ہوا۔ آپ کیوں اتنے ملال میں ہیں فوج کی نوکری وغیرہ چھوڑ کر بزرگوں کی خدمت میں پہنچے۔ (اب تک) جو کچھ آپکو ملا تصفیہ کی چیزیں تھیں۔ جذبہ، لذت، استغراق، بے خودی وغیرہ۔ ان سب میں انسان سمجھ سکتا ہے کہ یہ حاصل ہوا اور اتنا فائدہ ہوا۔ اب اس درجہ پر ہوں، توجہ دی، لوگ لوٹ پوٹ ہوئے، ہائے ہوئے مچ گئی، جماعت دوگنی ہوگئی، شہرت کافی ہوئی، مرید زیادہ ہوئے وغیرہ وغیرہ۔ اب ان حالتوں کی بجائے تزکیہ کی چیزیں رب تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں، اپنے عیب نظر آنے لگے۔ پہلے ہستی وخودی تھی، اب نیستی، ناکسی وناقصی کی جھلک پڑی، عبادت بھی ناقص نظر آئی۔ گناہ (کی قباحت) دل دماغ کے سامنے ہے۔ پہلے دعویٰ تھا میں یہ ہوں وہ ہوں۔ اب دعویٰ ٹوٹنے لگا۔

نہ تھی اپنے گناہوں کی جب تک خبر رہے دیکھتے اوروں کے عیب وہنر

پڑی اپنے گناہوں پہ جب سے نظر تو نگاہ میں کوئی بھی برا نہ رہا

بس اپنے آپکو کالانعام بل ھم اضل دیکھنے لگا۔ یہ وہ لفظ ہے کہ اگر اپنی حقیقت پر ہے تو حقیقت کے سمندر کا موتی ہے۔ بیش قیمت ہے، آپ اسکی قیمت کیسے ادا کرسکیں۔ (چونکہ اس طرف توجہ نہیں) اسی لئے تو اپنے پر اور مرشد پر ناراض ہیں کہ کچھ ہوا نہیں۔ بے شک اگر صحیح طور پر ایسے الفاظ (جو خط میں اپنی کیفیت کا اظہار کرتے ہوئے لکھے ہیں) اصلیت پر ہوئے تو شاید اصل کمال (عبدیت) سے........ "مشت نمونہ خروار" آجاوے۔ احباب کو سلام،

والسلام

عبداللہ عفی عنہ ۱۸ ستمبر ۱۹۵۹ء



مکتوب نمبر۱۲

مکرم ومحترم قاری صاحب.....سلامت باشد

السلام علیکم!

کیا ہوا تھا کہ بڑی دیر کہ بعد یاد کیا اور بڑی انتظار کروائی۔الحمدللہ کہ حالت اچھی ہے،اللہ تعالیٰ ترقی عطا فرماوے،آمین۔

بندہ قولنج سے بیمار ہوا،اللہ تعالیٰ نے فضل سے بچالیا،الحمدللہ تعالیٰ!زیادہ زیادہ ذکر ومراقبہ کریں۔اور جماعتی مراقبہ جاجا کر ضرور کرائیں،احباب کو صد سلام اور عرض دعا۔والسلام

عبداللہ عفی عنہ



مکتوب نمبر ۱۴

مکرم قاری شیر محمد صاحب وتمام احباب

السلام علیکم!

آپ تمام احباب کے ذکر وعافیت کے حال کا محبت نامہ ملا، اللہ تعالیٰ ہمیں عافیت عطا فرمائیں، آمین۔ ذکر وتہجد ومراقبہ جماعتی (شریعت کے مطابق زندگی گزارنے کی) وصیت ونصیحت کی تمام تاکید ہے۔ مکرم علی حیدر صاحب نواب شاہ والے جو بندہ کو پہنچانے کیلئے آئے تھے، انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ رسالہ چھپواؤں گا۔ انکا پتہ اب یاد نہیں۔ آپ یہ رسالہ انکو بھیج دیویں کہ ضرور ضرور رمضان المبارک سے پہلے چھپ جاوے۔ سب کو سلام وتاکید ذکر۔

والسلام۔ عبداللہ عفی عنہ

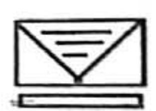


مکتوب نمبر ۱۴

مکرم قاری شیر محمد صاحب سلامت باشند السلام علیکم!

محبت نامہ ملا، حال معلوم ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو ہمیشہ خورسند، بہرمند، کامیاب فرمائے، آمین۔ رسالہ کا نام جو رکھیں تو بہتر ہے۔ اگر ,,تزکیۃ الاعمال،، رکھ دیویں تو درست ہے۔ اشاعت کرنے والے کا نام بھی پہلے صفحہ پر ہووے یا جماعت کا نام ہووے۔ اگر کوئی سمجھدار ترجمہ پڑھنے آوے تو بہتر ہوگا۔ سب کو سلام۔

والسلام



مکتوب نمبر ۱۵

السلام علیکم!

محبت نامہ ملا، حال معلوم ہوا۔ بھائی آپکا حال تو میرے حال سے اچھا ہے شکر کریں۔ عزیز احمد طول عمرہ کو آج بحران کا بخار ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرماویں، احباب دعا فرماویں۔

والسلام۔

عبداللہ عفی عنہ



مکتوب نمبر ۱۶

مکرم و محترم المقام عزیز قاری شیر محمد صاحب، سلامت باشند

السلام علیکم! محبت نامہ، دردنامہ، خیریت نامہ نے پہنچ کر مافیہا سے آگاہی بخشی۔ بھائی ایک حال ایسا سالک پر آتا ہے کہ اپنے آپ کو سب سے بدتر سمجھنے لگتا ہے۔ اسی (حالت کے بیان) پر حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کے مکتوبات میں ہے، جسکا خلاصہ یہ ہے کہ جب تک سالک (بوجہ عظمت الٰہی کے) اپنے آپکو (ذوقاً) فرنگ کافر سے بدتر نہ سمجھے گا (اس پر معرفت حرام ہے یعنی) کوچہ تصوف تک نہیں پہنچ سکتا۔ (سالک پر جب یہ حال آتا ہے تو) اس وقت اپنے آپ کو (حالاً) سب چیز سے برا سمجھتا ہے۔ حضرت شاہ احمد سعید رحمہ اللہ نے کسی سے سنا کہ کسی کو گدھا کہہ رہا ہے۔ فرمانے لگے کہ دنیا میں تو گدھا میں ہی تھا، شاید کوئی اور بھی ہوگا۔ اسوقت ان پر اپنی عدمیت (نیستی) کی جھلک وارد ہوا کرتی ہے۔ (واضح رہے کہ) انسان کی عدمیت اصلی اور ذاتی ہے اور وجود و خیر (جو ہے وہ) محض عطا ہے۔ پس (جب سالک پر یہ حقیقت وارد ہوتی ہے تو اسوقت وہ) اپنے آپ کو شر ہی شر سمجھنے لگتا ہے۔ اسوقت جو چیز (نعمت) اسکو جسمانی یا روحانی مل رہی ہوتی ہے مثلاً کھانا، پینا، نماز پڑھنا، شکل انسانی کا نہ بدلنا، لوگوں میں بدنام نہ ہونا، خوار نہ ہونا، عیب پر پردہ پڑنا وغیرہ وغیرہ۔ سب کو محض فضل اللہ تعالیٰ کا سمجھتا ہے اور تعجب کرتا ہے کہ کیا ہی فضل والا کرم والا ہے، ستار ہے کہ مجھ جیسے کو دنیا میں نہ زمین میں دھنساتا ہے نہ پتھر برسا کر ختم کرتا ہے، نہ بدنام کرتا ہے۔ مجھ جیسے ویسے سے

مسجد میں نماز بھی پڑھوا دیتا ہے، ایمان بھی نہیں چھینتا، نہ ذکر چھین لیتا ہے وغیرہ ذلک۔ اگر آپ پر وہی حالت ہے تو شاید وہی (انکشاف عدمیت کا) اثر نمودار ہونے لگا ہو، گھبراتے کیوں ہیں؟

مرغ زیرک چوں بدام افتد تحمل بایدش

اس (حالت کے آثار) سے انانیت ,,استحقاق انعام کا دعویٰ،، کسی کی تعریف پر اترانا، لوگوں سے کسی چیز کا طالب ہونا و خواہش مند ہونا وغیرہ وغیرہ (سب) ختم ہو جاتا ہے (کیفیت یہ ہوتی ہے کہ) اگر کسی کو ذکر بتلایا فائدہ ہو گیا (تو اسکو) اپنے سے نہیں سمجھتا اور فائدہ نہ ہوا تو غم نہیں کرتا (اور سمجھتا ہے کہ اللہ پاک کو یونہی منظور تھا، نیز ہر وقت) حیرت میں رہتا ہے اور ستاری اور فضل پر تعجب کرتا ہے۔ یقین رب تعالیٰ پر بڑھاتا ہے کہ غریب نوازی اور ایسی غریب نوازی، سبحان اللہ، حوصلہ کریں۔ احباب کو بعد سلام عرض دعا۔ اصل خط اور جواب دونوں محفوظ ہو جاویں تو بہتر ہے۔ والسلام عبداللہ عفی عنہ

اس جملہ کا لطف اہلِ ذوق سے پوچھیں۔

گزارش از مرتب

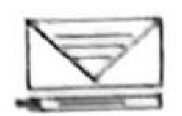
مذکورہ بالا مکتوب میں حضرت مجدد رحمہ اللہ کے جس فرمان کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اسکی تفصیل مکتوبات کے دفتر اول کے مکتوب نمبر ۱۱، ۲۶۱ میں ملاحظہ ہو، جسکی توضیح کچھ یوں ہے: کہ عارفین کے قلوب پر جب عظمت الٰہی کی تجلی پڑتی ہے اور اپنے مقام ,,عبدیت،، میں پختہ ہو جاتے ہیں تو ان پر اسکا اثر اپنی ,,نیستی،، کا حقیقی وجدان

ہوتا ہے۔اور اپنے کوسب سے کم تر سمجھتے ہیں اور چونکہ کائنات میں سب سے کم درجہ کا ,,کافر،، سمجھا جاتا ہے۔اسلئے تفہیم کیلئے اسکوبطور مثال ذکر کر دیتے ہیں۔الغرض اہل معرفت کے نزدیک یہ امر تو واضح ہے،البتہ ہم جیسوں کے لئے مذکورہ بالاوضاحت کافی ہے۔اسلئے کہ یہ معاملہ حال کا ہے۔جسکو پورے طور پر الفاظ میں بیان بھی نہیں کیا جاسکتا... حضرت بہلویؒ کی تحریرات میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کا مذکورہ بالا فرمان جہاں مذکور ہوا ہو اسکا مطلب اسی طرح سمجھنا چاہیے.......نیز یہ عمل بھی ملحوظ خاطر رہے کہ مدار تو خاتمہ پر ہے جسکا کسی کو پتہ نہیں۔عین ممکن ہے کہ کافر کو ایمان نصیب ہو جاوے اور مؤمن سے (العیاذ باللہ) ایمان چھن جاوے۔اس اعتبار سے سالکین لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔اللہ پاک ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائیں (آمین) یہ بھی ملحوظ رہے کہ جس طرح عارفین کمالِ عبدیت کا اظہار کرتے ہیں،اسی طرح اللہ پاک کی نعمتوں کا شکر بھی پورے طور پر بجالاتے ہیں۔اسلئے ہمیں انکی زندگی کے تمام پہلو سامنے رکھنے چاہئیں،

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

بعض ,,ظاہر بین،، جب حضرات عارفین کے ایسے اقوال سنتے ہیں کہ جن میں وہ اپنی نفی کرتے ہیں تو یہ لوگ اسکی حقیقت نہ سمجھ کر بسااوقات اپنا دینی نقصان کرلیتے ہیں۔حالانکہ ,,متبع سنت،، جب اپنی نفی کرتا ہے تو اسکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی ہر خوبی و کمال کو محض فضل الٰہی سمجھتا ہے۔یہ تو اسکے مقبول اور با کمال ہونے کی علامت ہے۔پس ہم جیسوں کیلئے ضروری ہے کہ عارفین کے ایسے اقوال سے اپنے نفس

کو عبرت دلائیں۔ نیز یہ بھی واضح ہو کہ قربِ الٰہی کی علامات میں اپنی نفی ضروری ہے
لیکن اسکا اظہار عوام کے سامنے ضروری نہیں۔ اگرچہ بعض حضرات کسی شرعی مصلحت
سے اسکا اظہار بھی کر دیتے ہیں۔



مکتوب نمبر ۱۷

مکرم قاری شیر محمد صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بندہ کی طرف خیر ہے، اور عافیت آپ لوگوں کی چاہتا ہوں۔ ذکر، مراقبہ، تہجد (لوگوں کے پاس) چل کر مراقبہ جماعتی کرانے کی ازحد سعی وکوشش کریں۔ دُکھے وقت میں محبت کا امتحان ہوتا ہے۔ دنیا کے نقصان کے وقت دل کا حال اور کیفیت ظاہر ہوتی ہے۔ نیز معاملات میں، معاشرات میں، لین دین میں، غصہ ونرمی میں حالات دل وروح کے نمودار ہوتے ہیں۔ خبردار باش۔

حالات روحانی وجسمانی مفصل جلدی ,,بہلی،، کے پتہ پر تحریر کریں۔ ہاں اگر دیر سے خط تحریر ہووے تو شجاع آباد آوے۔ سب سے بعد سلام، عرض دعا۔ اہل خانہ کو اہل خانہ کی طرف سے سلام ودعا۔

والسلام عبداللہ عفی عنہ

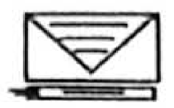


مکتوب نمبر۱۸

مکرم قاری صاحب سلامت باشد، السلام علیکم

خواب اچھا ہے ،بچہ یا بچی پیدا ہونے کا نہیں لکھا۔ ہنسی ،مخول ،ٹھٹھا کی برداشت پیغمبروں کی وراثت ہے۔ صبر وتحمل کریں۔ دیانت ،امانت ،صداقت ،اتباع سنت سے کام چلائیں۔ مراقبہ جماعتی ہوتا رہے۔ چل چل کر مراقبہ وذکر بتلانے کی ہمت کریں۔ سب احباب کو بعد از سلام عرض دعا۔ جناب خان صاحب مدظلہٗ کو بعد سلام عرض دعا وتاکید ذکر وعرض کہ شیطان ونفسانیت سے پرُ لحاظ رہیں۔

والسلام عبداللہ عفی عنہ



مکتوب نمبر ۱۹

السلام علیکم!

حیرت میں ہوں کہ مہینہ ہوا ہے کہ آپکا محبت نامہ وارد نہیں ہوا۔ خیر ہو.....

اللہ تعالیٰ آپکو اور آپکے اہل خانہ، بال بچوں کو اور تمام احباب کو سلامت با کرامت رکھے، آمین۔ حال ذکر، مراقبہ و تہجد کا اپنا اور اپنے احباب کا اور سردار صاحب مدظلہ کا تحریر فرما دیں۔ غفلت نہ کریں اور نہ کیا کریں۔ ترجمہ قرآن آٹھ شعبان کو شروع ہو کر ستائیس رمضان تک ختم ہوگا، انشاء اللہ۔ اگر تمام وقت یا شعبان کے دنوں میں احباب آسکیں تو بہتر ہوگا۔ انتظار ہے کہ خبر خیریت کی اور ذکر و فکر کی آجائے۔ سب کو بعد سلام عرض دعا۔ والسلام

عبداللہ عفی عنہ یکم شعبان ۱۳۸۰ھ



مکتوب نمبر ۲۰

مکرم ومحترم خلیفہ قاری شیر محمد صاحب وتمام احباب کرام سلامت باشید

السلام علیکم!

احباب سے شرف رخصت لے کر (بحری جہاز میں) سوار ہوا۔ جگہ بفضلہ تعالی اچھی مل گئی تھی۔ تمام جہاز اس سال بے مثال رہا کہ کسی کو ایسا چکر نہ آیا کہ بے خود ہو جاوے۔ کسی کو ایک دن کسی کو دو دن رہا۔ بندہ کو ایک دو دن رہا، وہ بھی کم درجہ کا۔ یہ سب آپ لوگوں کی دعا ہے ورنہ میرے بڑے گناہ ہیں۔ سبحان اللہ! ایسے غلط کار کو حاضری میں بلا رہے ہیں، ایسے بدکار سے لبیک کہلوائی جا رہی ہے۔

سنا ہے کل تیرے در پہ ہجوم عاشقاں ہوگا
اجازت ہو تو میں بھی آ کر ان میں شامل ہو جاؤں
کہاں ہم اور کہاں یہ نکہت گل نسیم صبح تیری مہربانی ہے

مکہ مکرمہ حاضری کے بعد پھر عریضہ لکھا جاوے گا، ان شاء اللہ۔ تمام احباب کو اور گھر والی و بچہ اطال اللہ عمرہٗ کو اور جماعت کو بعد سلام عرض دعا۔ مراقبہ جماعتی ہمیشہ کیا کریں۔ ہمت روز افزوں ہووے۔ اور تبلیغ میں وقت دیا جاوے۔ والسلام۔

عبداللہ عفی عنہ از جدہ شریف ۲۹ اپریل ۶۱ھ



مکتوب نمبر ۲۱

حال: حضرت اقدس! اہلیہ سلام عرض کرتی ہے اور کہتی ہے کہ ایک ماہ کے لئے آپ کے لنگر کی روٹی کھانا چاہتی ہوں۔ اگر یہ شرف بخش دیں تو زہے قسمت۔ بندہ بھی حاضر ہوگا، جیسے حکم ہوارشاد فرمادیں۔ آپکو تکلیف نہ ہو۔

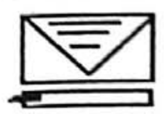
ارشاد: مکرم محترم قاری صاحب سلامت باشند

السلام علیکم! بھائی مرشد کی خدمت میں چند دن رہنے کیلئے شرطیں ہیں:

(۱) رہنے والے کو مرشد سے کام ہووے، بس (ایک اللہ ہی کا) دھیان ہووے، انتظار فیض ہووے، فارغ وقت میں مجاہدہ ہو، مراقبہ ہووے، خدمت ہو، ادب ہو، غیر سے الگ ہو کر ایک کا ہو جاوے، نہ کسی کی تعریف، نہ کسی کی شکایت، نہ گلہ، نہ عیب جوئی، نہ عیب شنوی اور نہ اشتغال غیر ہووے۔

(۲) مرشد کے گھر، بال بچوں (مزاج کے خلاف) الفاظ اور بے خدمتی اور بے توجہی اسکے لئے حجاب نہ بنے، اور بے محبتی کا موجب نہ ہووے۔

(۳) ساگ، دال پر اکتفاء اور بھوک کو نعمت اور زمین پر سونا احسان خداوندی جانے کہ مجھے توفیق دے دی، وغیرہٗ ذلک۔ والسلام

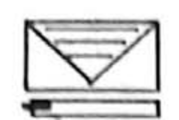


مکتوب نمبر۲۲

السلام علیکم!

جو سائیں دیوے تڑپ تپش ہو یا سکون واطمینان جو دیوے اسکی مہربانی ہے، اسکی مہربانی ہے۔ سالک بہر حال راضی بر ضائے یار رہے بس۔ ہمت عالی رکھیں۔ مجاہدہ و تبلیغ حسب وسعت ہووے ضرور ضرور۔ سب کو بعد سلام عرض دعا وذکر۔ والسلام۔

عبداللہ عفی عنہ



مکتوب نمبر ۲۳

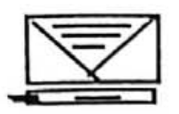
حال: قبلہ! آٹھ سال کی عمر سے اس فقیری کے پیچھے لگا ہوں۔ آج تک اللہ کے فضل وکرم سے قدم نہ رُکا، نہ ہٹا، لیکن جو چاہتا ہوں وہ ملتا نہیں۔ (جسکی وضاحت کچھ یوں ہے) ایک تو رب تعالیٰ کا تعلق میرے ساتھ عالم خلق کے ذریعے سے ہے۔ یعنی گندم، پانی، سورج، زمین، آسمان، سونا، جاگنا، رات اور دن وغیرہ کے ذریعہ سے۔ دوسرا تعلق ہے خفی (بے کیف) جیسے روح اور جسم کے درمیان ہے۔ میں چاہتا ہوں کے میرا تعلق ان کے ساتھ ایسا ہو جاوے (جیسے وہ چاہتا ہے) اور ایک ایسا لگاؤ ہو جو پختہ اور پکا ہو، مگر جو چاہتا ہوں وہ تحریر نہیں کر سکتا۔ (میرا یقین ہے) اگر باری تعالیٰ ایک پلک جھپکنے کے برابر بھی مجھے بھول جائیں یا چھوڑ دیں تو میرا وجود ختم ہو جائے اور (چاہتا ہوں) کہ اخلاص ایسا آئے جیسے رب کی ربوبیت میں کوئی شریک نہیں، خالق کی خالقیت میں بھی کوئی شریک نہیں، کن فیکون میں کوئی شریک نہیں، (ایسے ہی) میرے خیال وہم وگمان میں بھی کوئی شریک نہ ہو۔ (بس ہر وقت اسی کا خیال رہے) مخلصین له الدين کا سا اخلاص عطا فرمادیں، آمین ثم آمین۔ باقی رہی دنیاوی تکالیف، یہ بھی نعمت ہے۔ باپ اپنے بیٹے کو کلفت میں دیکھنا نہیں چاہتا اور دوا پلاتا ہے تو کیا میرا رب محسن، ارحم الراحمین مجھے تکلیف دے کر راضی ہے؟ نہیں نہیں۔ یہ جو کچھ ہے میرے فائدہ میں ہے۔ میں ہند کا رہنے والا ہوں دکھ درد کا سہنے والا ہوں۔



ارشاد: مکرم محترم قاری صاحب سلامت باشید

السلام علیکم! محبت نامہ پُر درد ملا، حال معلوم ہوا۔ بھائی شکر کریں کہ پہلے اخلاقِ حمیدہ ورذیلہ (جیسے) حسد وکبر اور شکر واخلاص وغیرہ کا پتہ تک نہ تھا۔ مستی تھی۔ وہ بھی دماغ میں ابخرہ ذکر کا چڑھا ہوا تھا (گویا کہ) جنگلوں اور پہاڑوں میں سرگردانی تھی۔ کچھ تصفیہ تھا تزکیہ کا نام بھی نہ تھا، لذت تھی وہ بھی جسمانی حظوظ سے بھری ہوئی، روحانیت کم تھی۔ اب (۱) تزکیہ ہے، (۲) روحانیت ہے، (۳) عیوب بینی ہے، (۴) خودی کی کمی ہے، (۵) ہزار (ذکرو) مراقبہ (کے باوجود بھی) اپنے نفس (یعنی ذات) وعبادت وکمال پر نظر نہیں، (۶) لذت کی خواہش نہیں، (۷) انوار کی طلب نہیں، (۸) اخلاص کی طلب ہے، (۹) اخلاق رذیلہ کے دفیعہ کی فکر ہے، (۱۰) اور صحیح کمالات کا تقاضہ ہے۔ کیا خودی ونفسانیت کا مٹنا مٹانا، اپنی حالات پر (اصلاح کیلئے) نظر ہونا، محض اللہ تعالیٰ کے قرب وحصول کا اضطراب وقلق ہونا آپکی نظر وخیال میں کم درجہ ہے؟ ہوش کریں اور شکر کریں اور اللہ تعالیٰ کے آگے گڑگڑائیں۔ ہر وقت طلب مزید کریں۔ ایسے حالات (نصیب ہونے) سے اللہ تعالیٰ سے محبت بڑھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بڑھے، اور پھر شریعت سے (۱) محبت (۲) اعتقاد و (۳) عمل بڑھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تقلید سے تحقیق عطا فرمائے، آمین۔

عبداللہ عفی عنہ ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۱ھ



مکتوب نمبر۲۴

السلام علیکم!

محبت نامہ ملا، حال معلوم ہوا۔آپ نے نہ اپنے ذکر ومراقبہ کا حال لکھااور نہ جماعت کا، نہ اپنی تبلیغ کالکھانہ دوسروں کی تبلیغ کا۔ووٹ صحیح شخص کودلانے کی کوشش کریں، جس سے قانونِ شرعی کی اُمید ہو۔ووٹ صحیح شخص کودلانے میں نقص نہ آوے وگرنہ یہ مراقبات کام نہ آویں گے۔تمام جماعت کو بعد سلام عرض دعا۔

والسلام۔ عبداللہ عفی عنہ

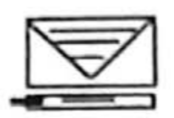


مکتوب نمبر ۲۵

السلام علیکم!

کیا آپکو امراض نفسانی کے علم کا اور تصوف کی حقیقت شناسی اور اخلاص کی طلب کا کم فائدہ ہوا۔ شکر کریں، صد شکر کریں۔ عید قربانی کے بعد اول خمیس و جمعہ کو جلسہ صوفیاء ہے۔ اگر جماعت کے ساتھ دعوت ساگ، دال وبھوک و زمین پر سونے کی قبول کریں تو بہتر ہے، سب کو مطلع کریں۔ بچوں اور جماعت کو بعد سلام عرض دعا۔ والسلام۔

عبداللہ عفی عنہ



مکتوب نمبر ۲۶

السلام علیکم!

خواب اور جواب اور مقابلہ ومجادلہ سب میرے خیال میں اچھا ہے۔ان چیزوں سے رب تعالیٰ کی طرف سے ہدایتیں آتی ہیں۔اللہ تعالیٰ تیری میری ہدایت زیادہ کرے اور ربط القلوب کا درجہ عطا فرمائے،آمین۔بال بچوں اور احباب کو بعد سلام تاکید ذکر۔والسلام۔

عبداللہ عفی عنہ ۱۲ شعبان ۱۳۸۲ھ



مکتوب نمبر ۲۷

مکرم قاری صاحب سلامت باشد السلام علیکم

محبت نامہ ملا، حال معلوم ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تمہیں اور تمام احباب کو اپنا بناوے اور سرفراز فرماوے، آمین۔ رئیس صاحب نے اچھا کیا جزاہ اللہ تعالیٰ خیرا۔ ہم آپ کے بال بچوں کیلئے دعا کرتے ہیں۔ آپ اور مائی صاحبہ التجا و نیاز کیساتھ ہمارے لئے اور عزیز احمد اطال اللہ عمرہٗ کے لئے اکثر اوقات دعا کیا کریں۔ جسکو ترغیب مدرسہ کی دیں اس طور پر ہو کہ عزت و حرمت میں فرق نہ آوے، بلکہ محبت بڑھے۔ مدرسہ والے بھی آپکو خط لکھنے والے ہیں۔ ترجمہ پر کثیر در کثیر آ گئے ہیں اور آ رہے ہیں۔ دعا اخلاص اور عافیت کی سخت ضرورت ہے۔ رمضان المبارک کو مبارک بنانے کی کوشش تبلیغ و عمل سنت سے کریں۔ مراقبہ رئیس صاحب وغیرہ کے ساتھ کیا کریں۔ عزیز کی والدہ، آپ کے بچوں کو بہت پیار اور سلام کہہ رہی ہے۔ والسلام۔

محمد عبداللہ عفی عنہ ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ



مکتوب نمبر ۲۸

مکرم قاری شیر محمد صاحب سلامت باشند السلام علیکم

عرض غور سے سنیں۔ کبھی تو اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے۔ اپنے خط کو غور سے دیکھیں، کیا کیا حقیقتیں ، معرفتیں، نعمتیں لکھی ہیں۔ کیا یہ نہیں لکھا کہ آج تک جو کچھ کیا ہے بے کار ہے، سب دنیا تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو یہ معرفت دی اور آپ پر حقیقت کا انکشاف ہوا ہے، مگر آپ نے ایسی نعمت کو بیکار سمجھا ہے۔ یہ (انکشاف) موتی ہے حقیقت کے بحرِ بے کراں سے نکلا ہوا۔ یہی تو عبدیت ہے جو مقصود ہے۔ اگر لذت ہوتی رنگ آمیز عجائبات نظر آتے۔ تب تو آپ اسکو نعمت و حقیقت سمجھتے (حالانکہ انکی ,,عبدیت،، کے سامنے کوئی حیثیت نہیں) نستعین کی سمجھ تو پیدا ہوئی، شکر کریں۔ بھائی بندہ کے پاس آتے جاتے تھوڑی مدت ہوئی ہے۔ پہلے ایک دو سال تو تقریباً آپکو سمجھ میں کم آتی تھی۔ اب کچھ آنے لگی ہے ، اصلیت بھی رونما ہو جاوے گی، ان شاء اللہ۔ شکر کریں کہ آنکھ کی حفاظت ہونے لگی کہ عورت کہ دیکھنے کی خواہش نہ رہی۔ (سالک کو) پہلے خلوت ہوتی ہے پھر جلوت۔ اب جلوت ہوگی ، انشاء اللہ۔ اور فضلِ خداوندی تیری میری حفاظت کرے گا۔

مراقبہ جماعتی ، تلقینِ ذکر، چل کر مراقبہ کرانا، جماعت کی خبر گیری کو لازم سمجھیں۔ کبھی سردار صاحب کے ساتھ بھی مراقبہ جا کر کریں۔ احباب قریب بعید کو بعد سلام عرض دعا۔ بندہ کا ۷ صفر یعنی ۱۰ جولائی سے ۲۲ جولائی تک حبیب آباد رہنے کا ارادہ ہے۔ والسلام

عبداللہ عفی عنہ



مکتوب نمبر۲۹

السلام علیکم!

کیوں بھلا دیا۔ بندہ سے کیا قصور ہوا ہے۔ آپکا دھیان اکثر وقت رہتا ہے دعا بھی ہوجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکو اور بچگانِ طولعمر ھم کو عافیت تمام بخشے، آمین۔ جلدی خیریت و عافیت کا حال اور اپنے مراقبات و تبلیغ ذکر کا حال و جماعت ذاکرین کا حال تحریر کریں۔ بندہ بیمار رہا ہے، اب عافیت ہے مگر ضعف تمام ہے۔ احباب کو بعد سلام عرض دعا، اہل خانہ و بچگان اطال اللہ عمرہم کو سلام و تاکید ذکر۔ والسلام۔

عبداللہ عفی عنہ ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ



مکتوب نمبر ۳۰

مکرم ومحترم قاری شیر محمد صاحب   سلامت باشد

السلام علیکم!

حامل عریضہ ہذا پیش خدمت ہے، اپنے سر غلطیوں کو ڈالتا ہے، معافی کا طالب ہے اور ملتجی بسفارش ہے۔ آپ اسکو معاف فرما کر بھائیوں کی طرح عنایات کیا کریں اور کراویں۔ جیسا کیسا ہے آپکا پیر بھائی ہے۔ مکرم رئیس صاحب مدظلہٗ ومولانا صاحب وڈاکٹر صاحب ومیاں غلام حسین صاحب ودھنی بخش صاحب، مکرم حاجی علی مراد صاحب ومنصور علی صاحب ومکرم قادر بخش صاحب وتمام جماعت کو درجہ بدرجہ سلام وعرض دعا وتاکید مراقبہ جماعتی۔ ترجمہ کے لئے مدرسوں سے علماء وطلباء کو بھیجیں۔ والسلام

عبداللہ عفی عنہ   ۶ رجب ۱۳۸۳ھ



مکتوب نمبر ۳۱

السلام علیکم!

محبت مرشد دعویٰ کا نام نہیں ہے بلکہ (محبت یہ ہے کہ) فرمان کی تعمیل دل سے کرے۔ گو ہزار حجابات پیش ہوں (آپکو جو یہ کہا جارہا ہے) اس میں میرا فائدہ نہیں، بلکہ آپ لوگوں کو انشاء اللہ تکمیل کرانا ہے۔ اسی (تعمیل فرمان) میں راز ہے اور وہ حقیقت ہے، مقبولیت ہے، رضا مولیٰ ہے، رحمت ہے۔ آٹھ شعبان سے ترجمہ شروع ہو کر ستائیس رمضان تک جائے گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔ کوئی پڑھنے والا ہو تو آکر پڑھے۔ اگر سچ مچ کوئی معذور ہے تو شعبان کے دن پڑھے۔ دال ساگ مدرسہ کا منظور فرماوے اور اگر اس سے بھی تھوڑا وقت دس بارہ دن رہے تو اپنی روٹی کھاوے۔ اگر غریب ہو تو لنگر سے کھاوے۔ حقیقت توحید و تصوف بقدر وسعت پیش کریں گے، انشاء اللہ تعالیٰ۔ انگریزی خواندہ آٹھ دس جماعت پڑھا ہوا سمجھ دار بھی آکر پڑھے، عالم بھی آکر پڑھے۔ یہ موقع ہاتھ سے نہ جانے دے۔ آئندہ سال کی زندگی موہوم ہے، پھر پچھتانا ہوگا۔ سب چھوٹے بڑوں کو یہ عرض ہے کہ نیستی سے ہستی آتی ہے۔ زمین پر سونے اور ساگ کھانے سے نعمتیں ملتی ہیں۔ خادم ہونے سے مخدومی آتی ہے بفضلہٖ تعالیٰ۔ سب کو سلام، ہر ایک کو جا جا کر ترغیب دیویں کے ترجمہ کیلئے آدیں۔ تمام جماعت کو بعد سلام عرض دعا۔ والسلام

عبداللہ عفی عنہ ۱۲ رجب ۱۳۸۳ھ



مکتوب نمبر ۳۲

السلام علیکم!

اللہ تعالیٰ آپکو ہمیشہ خوش رکھے، آمین۔ اللہ تعالیٰ بچہ کو شفا عطا فرمائے اور عافیت سے عمر دراز فرمائے اور کامل عالم بنادے، آمین۔ مرشد کے ,,شرعی حکم،، کی تعمیل ضروریات سے ہوتی ہے۔ اسوقت ستر سے زائد علماء وطلباء ترجمہ پڑھ رہے ہیں۔ مسجد میں نہیں سماتے۔ کچھ ,,علم دین،، کے حجرے میں رہ کر سنتے ہیں۔ اور آواز بندہ کا کم پہنچتا ہے۔ کچھ گزارا چل رہا ہے، الحمدللہ حمداً کثیراً طیباً۔ آپ کے گھر والوں کیلئے ہمارے گھر والے دعائیں کررہے ہیں۔ مراقبہ جماعتی وتلقین ذکر و عمل، سنت و تبلیغ توحید و حسن خلق کو ضروری سمجھیں۔ جماعت کو صد سلام۔

عبداللہ عفی عنہ ۲۲ شعبان ۱۳۸۳ھ

فائدہ: مرحوم علم دین آپؒ کے مخلص خادم تھے۔ انکا کمرہ مسجد کے بائیں جانب تھا۔



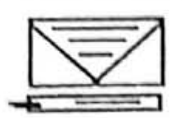
مکتوب نمبر ۳۳

مکرم محترم سلامت باشند السلام علیکم

آپکے بال بچوں کی صحت کی خبر کی انتظار تھی، شکر ہے کہ خبر آ گئی۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اور ہم کو تمام عافیت عطا فرمائے، آمین۔ گھر اور بچوں کی عافیت کا اور مولانا تاج الدین صاحب کی عافیت کا حال جلد لکھیں۔ عزیز احمد طول عمرہ کو بفضلہ تعالیٰ عافیت ہے۔ یہ آپ لوگوں کی دعا ہے، وگرنہ "من آنم کہ من دانم"

مراقبات اور جماعتی نظام میں بالکل خلل نہ آوے۔ دنیوی شدائد میں ہو کر روحانی معاملات میں بالکل نقص نہ آوے۔ چل چل کر بھی مراقبہ ہووے اور نیاز و تہذیب کے معیار میں ہووے۔ والسلام

عبداللہ عفی عنہ



مکتوب نمبر ۳۴

مکرم قاری شیر محمد صاحب سلامت باشد السلام علیکم

درد پہلو وغیرہ سے پچیس دن سخت بیمار رہا۔اب بفضل اللہ تعالیٰ شفا ہے۔الحمدللہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ و مبارکا علیہ۔تعویذ حامل رقعہ کو دے دیئے ہیں۔آپ خود ان پر آیت الکرسی، تین سورۃ اخیرہ قرآن کریم وکلمات آذان واقامت دم کیا کریں اور ,,جن،، کو توجہ سے دفعہ کرنے کی سعی کریں، بایں طور کے بندوق دل سے نکل رہی ہے اور جن کو لگ رہی ہے۔آپکو اسکی اجازت ہے۔تیل اور گلے میں ڈالنے کے تعویذ مرسل ہیں۔استعمال کی ترتیب انکو بتا دیویں۔اہل خانہ وبچوں کو سلام ودعا۔مکرم مولانا تاج الدین صاحب کو صد سلام و یاد دہانی وعدہ ہے۔الکریم اذا وعدو فا،، تمام اعزہ واحبہ کو سلام

وتاکید ذکر ومراقبہ جماعتی۔ والسلام

عبداللہ عفی عنہ



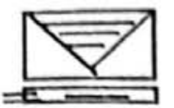
مکتوب نمبر ۳۵

السلام علیکم!

عید مبارک دارین میں مقبول باد۔

اللہ تعالیٰ ہمیں تمہیں ہمیشہ ہمیشہ آباد شاد کامیاب فرمائے، آمین۔ رزاق بے حساب محض اللہ تعالیٰ ہے۔ عام تام رزق پہنچادے گا۔ آپ چل چل کے ذکر و مراقبہ کرائیں۔ نیز تبلیغ سنت و ترک بدعت کی اور تہجد و عبادات کی ترغیب دیویں۔ ضرور، ضرور، ضرور۔ احباب کو صد سلام۔

عبداللہ عفی عنہ ۵ شوال ۱۳۸۴ھ



مکتوب نمبر۳۶

مکرم قاری شیر محمد صاحب سلامت باشند السلام علیکم

محبت نامہ مختصر ملا، حال معلوم ہوا۔ کاغذ بڑا ہونا چاہیے۔ تحصیل دار کو جب چھوٹے کاغذ پر نہیں لکھا جاتا تو مرشد کو کیسے لکھا جاتا ہے۔ الحمدللہ کہ شوق زیارت غالب ہے اور حال اچھا ہے۔ مرشد صحیح کی محبت صحیح کلید معارف ومدارج ہوتی ہے بفضلہ تعالٰی۔ حال تمام لمبا بھی نہ ہووے اور مختصر بھی نہ ہووے۔ مکرم رئیس صاحب اور احباب کے احوال ذکر نہیں لکھے۔ باپ مہربان اولاد کے حال پر ہر وقت نگران ودعا گو وفکر مند ہوتا ہے۔ آپ بھی ایسے ہو جاویں۔ تمام جماعت کے مراقبہ کا حال لکھیں۔ نواب شاہ والوں کی دعوت اس طور پر آئی تھی کہ جب پڈعیدن آنا ہو تو ہماری دعوت بھی قبول ہووے۔ بال بچوں کو صد سلام ودعا۔ والسلام

عبداللہ عفی عنہ



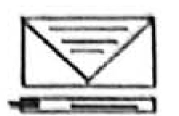
مکتوب نمبر ۳۷

السلام علیکم!

سرگودھا سے اٹھائیس ذیقعدہ کوشجاع آباد آ کر معلوم ہوا کہ مولوی ہاشم صاحب کا بیٹا سخت بیمار رہے۔ دوسرے دن بہلی آیا۔ الحمدللہ اسکو شفا ہوگئی۔ اب ارادہ کیا ہے کہ آپ لوگوں کی دعوت لی جاوے۔ اگر صحت وعافیت رہی تو ۱۳ ذی الحجہ کو بروز جمعہ شام ۴ بجے چناب پر سوار ہو کر حاضر خدمت ہوں گا۔

سب کو سلام۔ والسلام

عبداللہ عفی عنہ ۳ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ



مکتوب نمبر ۳۸

مکرم قاری صاحب سلامتؔ باشند السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ تعالیٰ ! کہ آپکا قرعہ آگیا۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی۔ رحمت سے حج وزیارت مقبول نصیب ہو۔ کعبہ میں جلال ہے، ہوش وادب وہیبت سے رہیں۔ مدینہ منورہ میں جمال زیادہ ہے، محبت، ادب اور ہوش سے رہیں۔ ضرور، ضرور، ضرور کسی صحیح عالم کی رفاقت میں حج وزیارت کریں۔ محض معلم صاحب کی تعلیم پر نہ رہیں۔ مجھ جیسے نابکار اور اپنے بھائیوں محمد ہاشم، عبدالحی، عزیز احمد اور عبدالحمید کی اصلاح وشفا کیلئے دعا کرتے رہیں۔ اپنے پیر بھائیوں کو ہر دعا میں یاد رکھیں۔ اہل خانہ وبچوں کو سلام۔

والسلام عبداللہ عفی عنہ



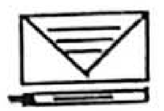
مکتوب نمبر ۳۹

مکرم محترم قاری صاحب وتمام جماعت سلامت باشید

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

سب خیریت ہے۔ دعا گو ہوں اور دعا جو ہوں۔ اجتماع صوفیاء ۱۲، ۱۳ صفر بمطابق ۲، ۳ جون بروز جمعرات، جمعہ کو ہے (اس اجتماع میں مراقبات، اذکار، اجتماع صلحاء، درد دل کی باتیں، زمین پر سونا اور ذکر ہوتا ہے۔ نہ لیکچرار ی تقاریر ہوتی ہیں، نہ کھیل وکود۔ مراقبات اجتماع سے ناقص کو کامل اور کامل کو اجتماع سے فائدہ رب کریم جل شانہٗ عطا فرماتے ہیں۔ احباب نواب شاہ، بھریا روڈ، محراب پور وحیدر آباد کو مطلع کر دیویں۔ عنایت ہوگی۔ والسلام

عبداللہ عفی عنہ



مکتوب نمبر ۴۰

مکرم محترم قاری شیر محمد صاحب سلامت باشد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ! شکر کریں کہ کمال وعروج کی طلب ہے، خدا تعالیٰ کرے کہ طلب صادق ہو جاوے۔

عاشقاں را نصیب از معشوق جز خرابی وجاں گدازی نیست

اشتیاق، بے قراری ومحبت واخلاص کامل ودرد دل تمہیں وہمیں نصیب ہو جاوے، اللّٰہم امین۔ محبت اور آرام ہردو کیسے مجتمع ہوں۔ محبت بڑھتی جاوے گی اور آرام کم ہوتا جاوے گا۔ صحیح مفتون ومجنون کو بے قراری لازم ہوا کرتی ہے۔ سوچ لے۔ مگر مردوہ ہے کہ محبت میں بے آرام ہو مگر لوگوں کے سامنے اور دنیا کے معاملات میں دانشمند وزیرک زماں ہو۔ اہلیہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ شفا کاملہ عطا فرمائے، امین۔ بچوں واحباب کو سلام۔ والسلام

عبداللہ عفی عنہ ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ



مکتوب نمبر ۴۱

مکرم و محترم قاری صاحب سلامت باشد

السلام علیکم!

اللہ تعالیٰ آپکی اہلیہ مکرمہ کو شفا کاملہ عاجلہ عطا فرماوے، آمین۔ بھائی سورۃ یٰسین ایک بار، کلمات آذان و اقامت تین تین بار، اول آخر درود شریف تین تین بار روزانہ پڑھ کر دم بھی کرتے رہیں اور پانی پر پڑھ کر پلاتے بھی رہیں۔ اس مہینہ کی ۲۵ یا ۲۶ کو شجاع آباد جاؤں گا، انشاء اللہ۔ اہلیہ مکرمہ کو شفا کی دعا، بال بچوں کو صد سلام، پیار و دعا۔ مکرم رئیس صاحب اور تمام جماعت کو سلام و تاکید ذکر و مراقبہ۔ والسلام

عبداللہ عفی عنہ از بہلی ڈاک خانہ غازی پور ضلع ملتان



مکتوب نمبر ۴۲

السلام علیکم!

دوسرا خط جو حیدر آباد سے واپس آنے کا ہے وہ بھی ملا ہے، اللہ تعالیٰ شفا بخشے آمین۔ آپ جلدی اپنی شفا اور اہلیہ مکرمہ کی شفا کا خط بھیجیں۔ سب کو صد سلام وعرض دعا و صد دعا۔

والسلام عبداللہ عفی عنہ



مکتوب نمبر ۴۳

مکرم قاری شیر محمد صاحب سلامت باشند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اللہ تعالیٰ آپکے اسلاف واخلاف کو دائماً خرم وآباد رکھے، آمین۔
اللہ تعالیٰ بال بچوں کی اور آپکی زندگی عافیت سے دراز کرے اور سب کو شفا بخشے، آمین۔ ترجمہ قرآن مجید (دورۂ تفسیر) کل بروز جمعہ بفضلہٖ تعالیٰ مکمل ہوا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماوے، امین۔ حج کیلئے تیسرے جہاز پر تیاری ہے، انشاء اللہ تعالیٰ۔ شاید ۲ ذی قعدہ کو گھر سے روانگی ہو۔ اللہ تعالیٰ آپکی تمام تکلیفات دفع دور فرمائے اور اپنا محتاج بنائے، امین۔ مراقبہ رئیس صاحب کے ساتھ بھی کیا کریں۔

جماعت کو سلام ودعا۔ والسلام۔

عبد اللہ عفی عنہ ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ



مکتوب نمبر ۴۴

السلام علیکم!

محبت شدید اگر نہ ہوتی تو ایسی تکلیف میں ہزار پریشانی ہوتی۔ اب جب کہ دُکھ میں بھی اللہ تعالیٰ سے راحت ہے تو یہ محبت ہے اور شدید ہے۔ ورنہ تھوڑی محبت تو دُکھ میں زائل ہوجاتی ہے۔ کیا آپ نے محبت شدید ,,لوٹنے،، کا نام رکھا ہے۔ (اپنی حالت پر) شکر کریں اور عقل کریں اور ناشکری سے بھاگیں۔ اپنی شفا اور بیوی بچوں کی شفا کا حال نہیں لکھا۔ جلد لکھیں۔ سب کو سلام ودعا وعرض دعا۔ بندہ کو بفضلہٖ تعالیٰ اب بہت عافیت ہے۔ احباب کو صد سلام۔ والسلام

عبداللہ عفی عنہ



مکتوب نمبر ۴۵

مکرم ومحترم قاری صاحب سلامت باشد السلام علیکم

آپکا رب، رب العٰلمین ہے۔ فضل فرماویں گے۔ شکر ہے کہ طبیعت میں اضطراب نہیں ہوا۔ وہ فضل سے بہت دے گا۔ اپنے ذہن کو بھی تسلی دیں۔ سب کو سلام وعرض دعا وتاکید ذکر۔

والسلام عبداللہ عفی عنہ



مکتوب نمبر ۴۶

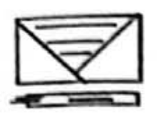
مکرم قاری شیر محمد صاحب، مولانا تاج الدین صاحب وتمام جماعت سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم!

الحمدللہ تعالیٰ ۱۳ محرم ۱۳۸۹ھ، ۳۱ مارچ کو مدینہ منورہ حرم میں عریضہ خیریت وحاضری کا لکھ رہا ہوں۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں تمہیں سلامت رکھے، آمین۔ اُمید ہے کہ ۱۰ اپریل کو جدہ سے جہاز پر سوار ہوکر ۱۷ اپریل کو کراچی پہنچوں گا، انشاء اللہ۔ دعائیں سب کیلئے اور تمام جماعت کیلئے ورئیس صاحب وغیرہ کیلئے کررہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔ اگر ہوسکے تو سندھ حیدرآباد، نواب شاہ، بھریا روڈ، محراب پور، سکھر، احباب کی طرف فون سے اطلاع دے دیویں تو بہتر ہے یا خط لکھ دیویں۔ بال بچوں کو صد سلام جماعت کو سلام ودعا۔ بندہ کراچی پہنچ کر دوسرے دن شاہین پر سوار ہوکر شجاع آباد جاوے گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب کو صد سلام۔ والسلام۔

عبداللہ عفی عنہ



مکتوب نمبر ۴۷

مکرم ومحترم قاری صاحب   سلامت باشد   السلام علیکم

محبت نامہ نے پہنچ کر مافیہا سے آگاہی بخشی، اچھا ہوا کہ صلح ہوگئی،،والصلح خیر،
دعا کرتا ہوں کہ دوام بخیر ہو۔آپ دونوں سے آزاد رہیں۔کسی سے کوئی طمع نہ کریں۔
مگر ذکر ومراقبہ کیلیئے جانا پڑے تو جائیں۔وہاں سوائے پانی کے کوئی خدمت نہ لیں۔
پس ہر ایک کو اللہ والا بنانے کی سعی کریں اگر یاد رہے تو سلام عرض کردیں۔
وزیر صاحب کو تاکید ذکر وتقویٰ کی کریں۔بچہ طول عمرہٗ کو اللہ تعالیٰ شفا عطا
فرمائے، آمین۔اور آپکی بھینس کو بھی صحت نصیب ہو، آمین۔گھر ذکر کی تاکید کریں،
اور احباب میں بھی مزید تاکید ہونی چاہیے۔شفا کی خبر جلدی بھیجیں۔سب کو سلام
وعرض دعا۔   والسلام

عبداللہ عفی عنہ



مکتوب نمبر ۴۸

مکرم قاری شیر محمد صاحب   سلامت باشد   السلام علیکم

آپکے خط کا خلاصہ مختصر یہ ہے: (۱) محبوب کو چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا، (۲) احسان مندی رب تعالیٰ پر رونا آتا ہے، (۳) مالک حقیقی کا انکشاف ہونا (۴) بدن کا کانپنا اور لرزنا (۵) محبوب کی آن شان معلوم ہونا، (۶) دنیا کی بے قدری نظر آنا، (۷) حضور ﷺ کی شان و عظمت کا ظاہر ہونا، (۸) پھر مرشد کے متعلق (۹) انتظار یار وغیرہ وغیرہ۔ شکر کریں، ہاں اللہ تعالیٰ (کی پکڑ) سے (بے خوف و) نڈر بھی نہ ہوویں (بلکہ) خوف زدہ بھی رہیں۔ بھائی نعمت الٰہی پر شکر بھی کریں۔ شکر ہی نعمت کو بڑھاتا ہے۔ امیر و غریب سب کو (ذکر و تبلیغ سے) اللہ تعالیٰ کا بنادیں۔ آپ ہمت کریں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمادیں گے۔ سب کو سلام و تاکید ذکر۔ والسلام

عبداللہ عفی عنہ



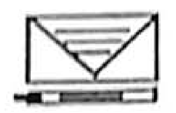
مکتوب نمبر ۴۹

مکرم محترم قاری شیر محمد صاحب سلامت باشد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

یہ درد رسیدہ عورت معلوم ہوتی ہے۔اور کہتی ہے کہ قاری شیر محمد صاحب جو بات رئیس صاحب سے منوائیں منوا سکتے ہیں۔اگر اس طور پر بات ہو تو کہلوانے میں عیب نہیں۔غریب کا کام ہو جاویگا۔دعا کرے گی۔اللہ تعالیٰ راضی ہو جاویں گے۔آپکے بچے خوش ہیں۔تقریریں یاد کررہے ہیں۔آپ جلسہ پر کئی دن پہلے آویں۔جماعت بھی جلسہ پر آوے تو بہتر ہے۔بوڑھی کے بچوں پر ہمیشہ مہربانی کی نظر رکھیں۔والسلام

عبداللہ عفی عنہ



مکتوب نمبر ۵۰

حال: آپکے خط سے فائدہ ہوتا ہے اور انشاءاللہ ہوتا رہے گا۔

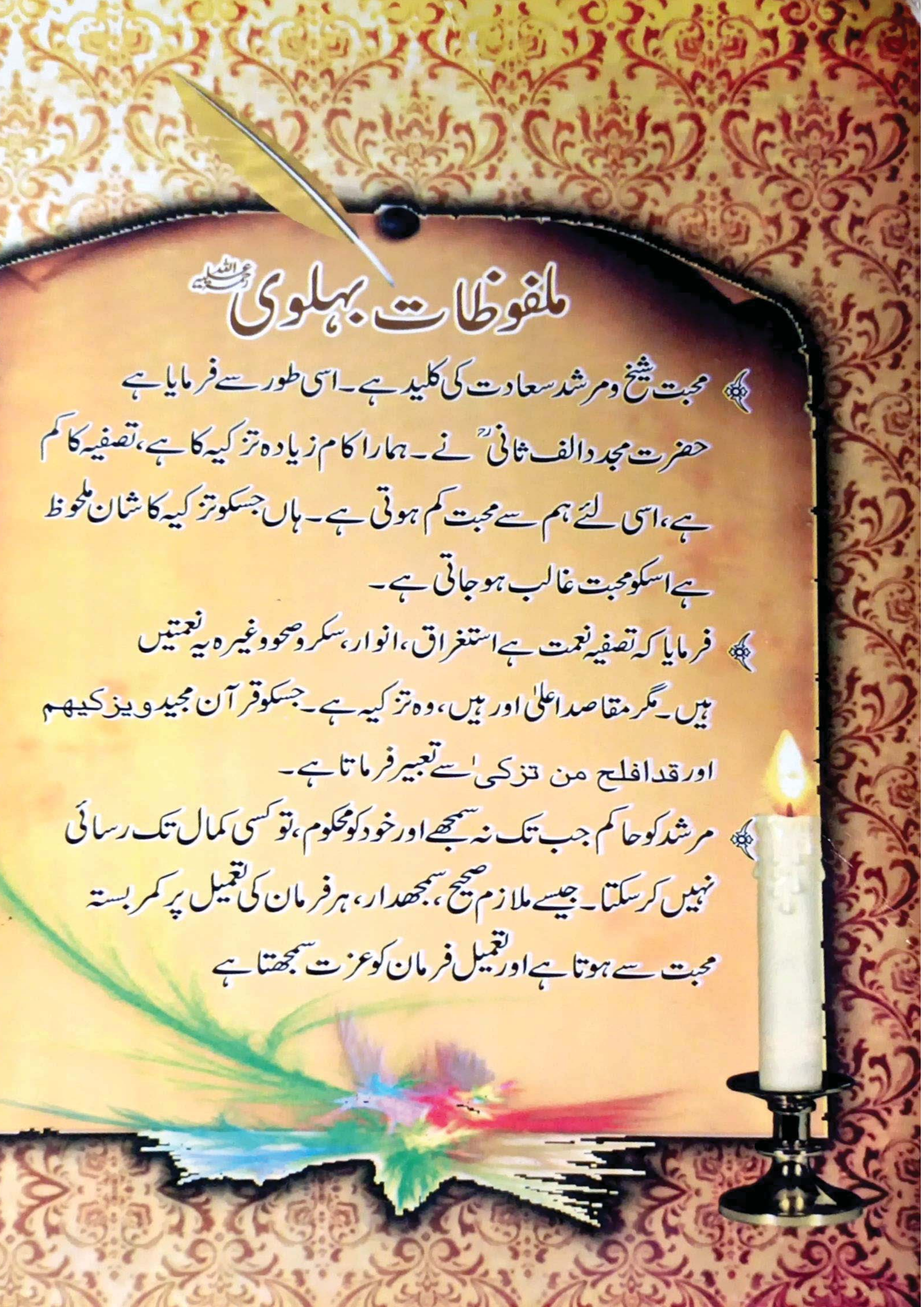
ارشاد: **السلام علیکم!**

بھائی مرشد کی تحریر اور فرمان میں اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی اثرات رکھے ہوئے ہوتے ہیں۔یہ اس ذات کا فضل ہے،ورنہ ,,من آنم کہ من دانم،، (مرید) مرشد کو حاکم جب تک نہ سمجھے اور خود کو محکوم، تو کسی کمال تک رسائی نہیں کر سکتا۔جیسے ملازم صحیح، سمجھدار، ہر فرمان کی تعمیل پر کمر بستہ محبت سے ہوتا ہے اور تعمیل فرمان کو عزت سمجھتا ہے،اسی طور مرید سالک کو ہونا چاہیے۔خواہ اس فرمان کی حکمت سمجھ میں آوے یا نہ آوے۔بشرطیکہ شیخ متبع سنت ہو اور موحد ہو اور متبع فرمان شرعی کا ہو(تو پھر ایسے حال میں چاہیے کہ) مرید (اسکے) فرمان کا منتظر رہے اور محبت میں بے قرار ہووے۔ والسلام

عبداللہ عفی عنہ

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العٰلمین

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم


ملفوظات بہلوی رحمۃ اللہ علیہ
محبت شیخ ومرشد سعادت کی کلید ہے۔ اسی طور سے فرمایا ہے
حضرت مجدد الف ثانیؒ نے۔ ہمارا کام زیادہ تزکیہ کا ہے، تصفیہ کا کم
ہے، اسی لئے ہم سے محبت کم ہوتی ہے۔ ہاں جسکو تزکیہ کا شان ملحوظ
ہے اسکو محبت غالب ہو جاتی ہے۔
فرمایا کہ تصفیہ نعمت ہے استغراق، انوار، سکر وصحو وغیرہ یہ نعمتیں
ہیں۔ مگر مقاصد اعلیٰ اور ہیں، وہ تزکیہ ہے۔ جسکو قرآن مجید ویزکیھم
اور قد افلح من تزکیٰ سے تعبیر فرماتا ہے۔
مرشد کو حاکم جب تک نہ سمجھے اور خود کو محکوم، تو کسی کمال تک رسائی
نہیں کرسکتا۔ جیسے ملازم صحیح، سمجھدار، ہر فرمان کی تعمیل پر کمر بستہ
محبت سے ہوتا ہے اور تعمیل فرمان کو عزت سمجھتا ہے